بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۳ — فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۶ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ ۔ ۳۰ ہجرت ۱۳۴۲ ھش ۔ ۶ محرم ۱۳۸۳ ھ ۔ ۳۰ مئی ۱۹۶۳ء ۔ نمبر ۱۲۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۹ مئی بوقت ½۷ بجے صبح

کل دوپہر کے وقت حضور کو اسہال کی تکلیف شروع ہو گئی۔ شام تک گیارہ بارہ اسہال ہوئے اور بخار بھی ہو گیا۔ جس کے باعث بہت کمزوری ہے۔

احباب جماعت آج کل نہایت درد و الحاح کے ساتھ حضور کی صحت یابی اور لمبی عمر کے لئے ہر وقت دعاؤں میں لگے رہیں۔

درخواست دُعا

از محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ

عزیزہ امۃ النور سلمہا صاحبزادی مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب کا اپنڈے سائٹس کا اپریشن ڈاکٹر قاضی محمد بشیر صاحب کے صاحبزادے ڈاکٹر مسعود احمد صاحب نے کیا تھا۔ پہلے کی نسبت اب کافی افاقہ ہے۔ احباب سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مولوی عبدالحمید صاحب ۳۰ مئی کو روانہ ہو رہے ہیں

ربوہ ۲۹ مئی۔ مکرم مولوی عبدالحمید صاحب اعلائے کلمۃ الاسلام کی غرض سے مورخہ ۳۰ مئی کو صبح چناب ایکسپریس سے کراچی روانہ ہو رہے ہیں

احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں سٹیشن پر تشریف لا کر آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچائے۔ اور آپ کا حامی و ناصر ہو۔

"کتاب ہذا میں اوّل و آخر عیسائیت کے بالمقابل اسلام کی فضیلت پر ہی روشنی ڈالی گئی ہے"

"اس کی ضبطی کا تو یہ مطلب ہوگا کہ عیسائیت کو ہر طرح پھیلنے اور غالب آنے دیا جائے"

کتاب کی ضبطی کے خلاف بیرونی ممالک کی جماعت ہائے احمدیہ اور درد مند احمدیوں کے احتجاجی مکتوب

حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کے خلاف اطراف و جوانب عالم میں پھیلی ہوئی جماعت ہائے احمدیہ اور درد مند دل رکھنے والے احمدی مسلمانوں کی طرف سے احتجاج کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ چنانچہ ذیل میں جماعت احمدیہ مانٹریال کینیڈا کے علاوہ ملایا کے محترم جناب اونگکو حاجی اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن صاحب اور سیلون کے محترم جناب کے او سید علی صاحب کے وہ مکتوب جو انہوں نے صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کی خدمت میں ارسال کئے ہیں شائع کئے جا رہے ہیں:-

محترم اونگکو حاجی اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن صاحب آف ملایا کا مکتوب

جناب عالی!

رنج و غم کے شدید احساس کے ساتھ میں مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی ایک کتاب کی ضبطی کے متعلق اپنے جذبات آپ تک پہنچانا چاہتا ہوں۔

چند دن کی بات ہے کہ مجھے اپنے ایک دوست سے پتہ چلا کہ حال ہی میں حکومت پاکستان نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی تمام کاپیاں اس بنیاد پر بحق سرکار ضبط قرار دینے کا اعلان کیا ہے کہ اس سے مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان منافرت پھیلنے کا امکان ہے۔

جناب عالی! آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ یہ کوئی نئی کتاب نہیں ہے یہ ۶۰ سال یا اس سے بھی زیادہ پرانی ہے اور اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں بار بار چھپتی رہی ہے۔ اگر اس کتاب کی وجہ سے نصف صدی سے زائد کے طویل زمانے میں کبھی کوئی تشویش انگیز صورت حال پیدا نہیں ہوئی تو اب اس کو کس طرح قابل اعتراض گردانا جا سکتا ہے۔

مزید برآں ابتداءً یہ کتاب عیسائیوں کے طنز آمیز اور پُرفریب سوالوں کے جواب میں لکھی گئی تھی۔ یہ سوال حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں ارسال کر کے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی توہین کرنا اور عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی کمتری ظاہر کرنا چاہتے تھے۔ ان سوالوں کے پیش کرنے سے اس کے سوا اور کوئی مقصد نہ تھا۔ سو یہ کتاب اسلامی تعلیم کی لازوال صداقت اور اس کی فضیلت نیز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلالت شان کے اظہار کے علاوہ اور کسی بات کی وضاحت پر مشتمل نہیں ہے۔ اس میں اول و آخر اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت ہی بیان کی گئی ہے۔ ایسی کتاب کو ضبط کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ اسلام کو شکست کھا جانے اور ہر طور پاکستان میں عیسائیت کو غالب آنے دیا جائے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ ایسی غیر اسلامی پالیسی پاکستان ایسی اسلامی جمہوریہ کے شایان شان نہیں ہے۔ عیسائیوں کا کیا ہے۔ وہ تو اس حد تک جانے سے بھی دریغ نہیں کریں گے کہ یہ مطالبہ کرنا شروع کر دیں کہ نعوذ باللہ قرآن پر پابندی لگا دی جائے۔ کیونکہ یہ ان کے مذہب کو باطل قرار دیتا ہے۔ اور ان کو بُرے ناموں سے یاد کرتا ہے اور پھر ان ہزاروں ہزار کتابوں کے اثر کو زائل کرنے کی کیا صورت ہوگی

(باقی دیکھیں ص۱۲ پر)

داخلہ تعلیم الاسلام کالج

تعلیم الاسلام کالج میں گیارھویں (پری میڈیکل، پری انجنیئرنگ، آرٹس) جماعت کا داخلہ ۱۱ جون ۱۹۶۳ء سے دس روز تک جاری رہے گا۔ میٹرک میں ۷۰۰ سے زائد نمبر لینے والے طالب علم کو پوری فیس کی رعایت دی جاتی ہے۔ پراسپکٹس دفتر سے مفت طلب فرمائیے۔ انٹرویو کے وقت والد یا گارڈین کا ہونا ضروری ہے۔ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ داخلہ فارم کے ساتھ پیش کیا جائے۔

(مرزا ناصر احمد ایم۔ اے (آکسن) پرنسپل)

محمود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ مئی ۶۳ء

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اور انکی تصریحات

سیدنا حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ملک حسن علی صاحب بی۔ اے جامعی کا ایک فاضلانہ اور محققانہ مقالہ ہفت روزہ چٹان میں شائع ہو رہا ہے۔ فاضل مقالہ نگار آپ کے متعلق شروع میں فرماتے ہیں:۔

"حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ کی ذات گرامی سے ایک دنیا محبت و عقیدت کے جذبات رکھتی ہے۔ عوام و خواص حضرت امام ربانی کی مجددیت، ولائت اور بزرگی کے یکساں قائل ہیں، اور ان کا پورا ادب و احترام بجالاتے ہیں۔ ان کی شہرہ آفاق علمی یادگار مکتوبات کی صورت میں موجود ہے یہ مکتوبات ان کے ارشاد کے مطابق ان کی زندگی ہی میں مرتب و مدون ہوئے۔ قدر شناسوں نے ان مکتوبات کی قدر دانی کا پورا حق ادا کیا۔ ان مکتوبات کی عبارتوں کے اندر علوم و معارف اور حقائق و اسرار کے سربستہ راز چھپے ہوئے ہیں کہیں حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی واردات روحانی و جذبات قلبی کا بیان ہے کہیں شریعت و طریقت کے حقائق اپنے خاص انداز بیان سے پڑھنے والوں پر عالم وجد طاری کر رہے ہیں۔ ان مکتوبات کے اندر بیک وقت دعوت الٰہی اور پیغام ربانی بھی ہے۔ اخلاق و موعظت بھی، تصوف و سلوک بھی، فقہ و اجتہاد بھی، فطرت انسانی کی عکاسی اور حکیمانہ تصوف بھی۔ مکتوبات کی عبارتوں کی خوبی و لطافت اور غیر معمولی دلکشی پر ایک دنیا مٹی ہوئی ہے"!

(چٹان ۵/۶۳ ص ۶)

اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ فاضل مقالہ نگار نے جو کچھ آپ کے متعلق اور آپ کے مکتوبات کے متعلق لکھا ہے وہ حرف بحرف درست ہے۔ یاد رہے کہ سیدنا حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ مجددین میں خاص مقام رکھتے ہیں۔ آپ نے تجدید و احیائے دین کا اس وقت کام کیا جب برصغیر ہند ہی نہیں بلکہ تمام دنیا میں اسلام لادینیت کے پردوں میں چھپا جا رہا تھا آپ نے مسلمانوں میں ایک نئی زندگی پھونک دی اور سچی بات یہ ہے کہ آپ نے دنیا میں اسلام کو از سر نو زندہ دین ثابت کیا۔ آپ کا جو مقام ہے وہ آپ ہی کی زبانی فاضل مقالہ نگار نے آپ کی تصنیفات سے اپنے مقالہ کی قسط ۲ میں بیان کیا ہے۔ ذیل میں ہم بلا تبصرہ مقالہ کا یہ حصہ نقل کرتے ہیں:۔

"شیخ احمد سرہندی قدس سرہ بلا ریب اپنے وقت کے مجدد تھے۔ سب سے پہلے جس شخص نے حضرت شیخ احمد سرہندی کو مجدد الف ثانی کے لقب سے ملقب کیا۔ وہ اپنے زمانہ کے شیخ الاسلام علامہ عبد الحکیم سیالکوٹی ہیں زمانہ طالب علمی کے تیس سال کے بعد سنہ ۱۰۲۲ھ میں ان دونوں نامور ہم مکتبوں کے از سر نو تعلقات قائم ہوئے۔ اس طویل عرصہ میں دونوں کی علمی شہرت دور دراز ملکوں تک پہنچ چکی تھی۔ مولانا عبد الحکیم کے علم کلام علم منطق و فلسفہ اور تفسیر و حدیث کی دھوم مسجد کے حجروں سے نکل کر امراء کے مکانوں وزراء کے ایوان اور بادشاہ کے فلک بوس محلوں تک جا پہنچی تھی۔ اور حضرت شیخ احمد سرہندی امام الشریعت، قیوم اول اور مجدد الف ثانی کے خطابات سے ممتاز تھے۔ سرہند صرف آپ کے دم قدم کی وجہ سے علم و فضل کا ایک مرکز ہو گیا تھا روضۃ القیومیہ میں لکھا ہے کہ مولانا عبد الحکیم نے حضرت مجدد الف ثانی رح کو ایک خط لکھا اور ذیل کے مدحیہ الفاظ سے ان کو مخاطب فرمایا:

امام ربانی محبوب سبحانی مجدد الف ثانی

یہ خطابات ایسے مشہور ہوئے کہ ان کے مقابلہ میں لوگ اصل نام "شیخ احمد رح" سے بہت کم آگاہ ہیں۔

اخیر عمر میں حضرت مولانا عبد الحکیم حضرت مجدد رح کی خدمت میں سرہند شریف حاضر ہوئے اور بیعت بھی کی۔ تجدید الف کے اثبات میں ایک رسالہ "دلائل التجدید" کے نام سے لکھا جس میں دلائل و براہین سے آپ کا مجدد ہونا ثابت کیا۔

حضرت مجدد رح نے مولانا عبد الحکیم صاحب کو "آفتاب پنجاب" کے خطاب سے نوازا۔ خود حضرت شیخ مجدد نے اپنے مکتوبات میں کہیں اشارہ و کنایہ سے اور کہیں صراحت سے اپنے مجدد الف ثانی ہونے کا دعویٰ فرمایا ہے۔ ایک مقام پر اپنے بیٹے خواجہ محمد صادق رح کے نام مجدد کی ضرورت کو شدت سے محسوس کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

اے فرزند این آں است کہ در امم
سابقہ در ایں طور وقتے کہ پر از ظلمت
است پیغمبر اولو العزم مبعوث مے گشتند
احیائے شریعت جدیدہ میکرد،
و در ایں امت کہ خیر الامم است
پیغمبر ایشاں خاتم الرسل علیہ و علی
آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات علماء را
مرتبہ انبیاء بنی اسرائیل دادہ اند
و بوجود علماء از وجود انبیاء کفایت
فرمودہ اند لہذا بر سر ماۃ از علماء ایں
امت مجددے می نمایند کہ احیائے شریعت
فرمائد علی الخصوص بعد از مضی الف کہ
در امم سابقہ وقت بعثت پیغمبر اولی العزم
است و بہ ہر پیغمبرے در آں وقت
نمودہ اند در ایں طور وقتے عالمے
عارفے تام المعرفت درکار است
کہ قائم مقام اولی العزم امم سابقہ
باشد۔ دفتر اول مکتوب ۲۳۴

ترجمہ:۔ اے عزیز یہ وہ وقت ہے جبکہ پہلی امتوں میں سے ایسے ظلمت سے بھرے ہوئے وقت میں اولعزم پیغمبر مبعوث ہوتے تھے۔ اور نئی شریعت کو زندہ کرتے تھے اور اس امت میں جو خیر الامم ہے اور اس امت کا رسول خاتم الرسل صلعم ہے اسکے علماء کو انبیائے بنی اسرائیل کا درجہ دیا ہے اور علماء کے وجود کے ساتھ انبیاء کے وجود سے کفایت کی ہے۔ اسی واسطے ہر صدی کے سرے پر اسی امت کے علماء میں سے ایک مجدد متعین کرتے ہیں تاکہ شریعت کو زندہ کرے۔ خاص کر ہزار سال کے بعد جو کہ اولعزم پیغمبر کے پیدا ہونے کا وقت ہے اور ہر پیغمبر پر اس وقت کفایت نہیں کی ہے۔ اسی طرح اس وقت ایک تام المعرفت عالم و عارف درکار ہے جو گزشتہ امتوں کے اولعزم پیغمبر کے قائمقام ہو"!

دوسرے مقام پر اپنے مجدد ہونے کا اعلان واضح الفاظ میں فرمایا ہے:۔

ایں معارف از حیطۂ ولایت بیروں است
ارباب ولایت در رنگ علماء ظاہر در ادراک
آں عاجز اند در درک آں قاصر، ایں علوم
مقتبس از مشکوٰۃ انوار نبوت اند، علی اربابہا الصلوٰۃ
والسلام والتحیہ کہ بعد از تجدید الف ثانی بہ تبعیت
و وراثت تازہ گشتہ اند و بہ طراوت ظہور یافتہ،
صاحب ایں علوم و معارف مجدد ایں الف است
کما لا یخفی علی الناظرین فی علومہ
و معارفہ التی تتعلق بالذات والصفات
والافعال و تتعلق بالاحوال والمواجید
والتجلیات والظہورات فیعلمون
ان ہٰؤلاء المعارف والعلوم وراء
علوم العلماء وورای معارف الاولیاء
بل علوم ہٰؤلاء بالنسبۃ الی تلک
العلوم قشر و تلک المعارف لب ذالک
القشر واللہ سبحانہ تعالیٰ الہادی
و بدانند کہ بر سر ہر مائۃ مجددے گزشتہ
است، اما مجدد مائۃ دیگر است و مجدد الف
دیگر، چنانچہ در میان مائۃ و الف فرق است
در مجددین ایشاں نیز ہماں قدر فرق است بلکہ
زیادہ ازاں و مجدد آنست کہ ہرچہ در آں
مدت از فیوض بامتاں برسد بتوسط او برسد
اگرچہ اقطاب و اوتاد آں وقت بوند و بدلاء
و نجباء باشند ے

خاص کند بندۂ مصلحت عام را

ترجمہ:۔ یہ معارف ولایت کے احاطہ سے بالا تر ہے۔ اصحاب ولایت ان کے سمجھنے میں علمائے ظاہر کی طرح عاجز و قاصر ہیں۔ یہ علوم انوار نبوت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ کی مشکوٰۃ نبوت سے مقتبس ہیں جو الف ثانی کی تجدید کے بعد بیعت و وراثت کے طور پر تازہ اور ظاہر ہوئے۔ ان علوم و معارف کا صاحب اس الف کا مجدد ہے۔ چنانچہ اس کے علوم میں جو ذات و صفات اور افعال سے تعلق رکھتے ہیں۔ نظر و غور کرنے والے پر یہ امر پوشیدہ نہیں ہے۔ ان علوم کی تعریف احوال و مواجید اور تجلیات و ظہورات سے ہوتی ہے اور وہ جانتے ہیں کہ یہ علوم و معارف علماء کے علوم اور اولیاء کے معارف سے بہت بلند ہیں بلکہ اولیاء و علماء کے علوم ان علوم کے مقابلہ میں چھلکوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور یہ معارف ان چھلکوں کے اندر مغز کا درجہ رکھتے ہیں اور اللہ سبحانہ ہی ہادی ہے۔

جاننا چاہیئے کہ ہر سو سال کے بعد ایک مجدد گزرا ہے لیکن سو سال کا مجدد اور ہے۔ اور ہزار سال کا مجدد اور، جس قدر سو اور ہزار کے درمیان فرق ہے اسی قدر بلکہ اس سے زیادہ دونوں مجددوں کے درمیان فرق ہے اور مجدد وہ ہوتا ہے کہ جو فیض اس مدت میں امتوں کو پہنچتا ہے اسی کے ذریعہ پہنچتا ہے خواہ اس وقت اقطاب و اوتاد خواہ ابدال نجباء ہوں ے

خاص کر لیتا ہے اک تا بھلا ہو عام کا

ایک اور مقام پر ارقام فرماتے ہیں:۔

اے فرزند با وجود ایں معاملہ کہ تخلیق من مربوط است کار خانہ عظیم دیگر بمن حوالہ فرمودہ اند و برائے پیری مریدی مرا نیاوردہ اند و مقصود از خلقت من تکمیل و ارشاد خلق نیست۔ معاملہ دیگر است و کارخانہ دیگر، دریں ضمن ہر کہ مناسبت دارد فیض خواہد گرفت والا معاملہ تکمیل و ارشاد نسبت بآں کارخانہ آں بیت ہمچوں مطروح فی الطریق۔ دعوت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات نسبت معاملات باطنیہ ایشاں ہمیں حکم دارد، ہرچند منصب نبوت ختم یافتہ است اما از کمالات نبوت و خصائص آں بہ طریق متبعیت و وراثت کمال تابعان انبیاء را نصیب است علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات

(دفتر دوم مکتوب ۶)

ترجمہ:۔ اے فرزند من (خواجہ محمد معصوم) باوجود اس معاملہ کے جو میری آفرینش

(باقی ص ۶ پر)

ہمارے نزدیک حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی جملہ تصانیف مقدس ہیں اور ہم انہیں اپنی جانوں سے زیادہ قیمتی سمجھتے ہیں

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب کی ضبطی پر دنیا بھر کے احمدیوں میں بے چینی و اضطراب کی لہر

مشرق و مغرب کی جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے تاروں اور خطوط کے ذریعہ دردمندانہ احتجاج

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی پر دنیا کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک ہر قوم و نسل کے احمدیوں میں بے چینی اور اضطراب کی ایک لہر دوڑ گئی ہے اور وہ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان اور گورنر مغربی پاکستان جناب ملک امیر محمد خان صاحب کی خدمت میں بکثرت خطوط اور بجری تار ارسال کر کے ضبطی کے حکم کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ حتّی کہ وہاں کے بعض غیر از جماعت دردمند مسلمان بھی احتجاج کرنے میں پیچھے نہیں ہیں

قبل ازیں ہم اطراف و جوانب عالم کی متعدد جماعت ہائے احمدیہ اور ان کے ممبران کے بعض خطوط اور تاریں شائع کر چکے ہیں۔ ذیل میں بعض مزید خطوط کے تراجم ہدیہ قارئین کئے جا رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ ماریشس کی احتجاجی قرارداد

جماعت احمدیہ ماریشس کو یہ معلوم کر کے کہ حکومت مغربی پاکستان نے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی ہے انتہائی طور پر شدید صدمہ ہوا ہے۔ یہ کتاب عیسائیوں کی طرف سے پیش کئے جانے والے اعتراضات کے نہایت ہی مؤثر جوابات پر مشتمل ہے۔ جماعت احمدیہ ماریشس ضبطی کے اس حکم کے خلاف پُر زور احتجاج کرتی ہے۔

جماعت احمدیہ ماریشس کے نزدیک مذہبی معاملات میں اس قسم کی مداخلت مذہبی آزادی کے بنیادی حق کو کم کرنے کے مترادف ہے۔

حضرت احمد علیہ السلام کے لٹریچر اور بالخصوص مذکورہ کتاب نے اسلامی دنیا میں ایک نئی امید اور نئی زندگی پیدا کر دکھائی ہے۔ خود ایک اسلامی ملک میں ایک ایسی کتاب کی ضبطی اسلامی اصولوں کے سراسر منافی ہے۔

جماعت احمدیہ ماریشس کو اعتماد ہے کہ صدر پاکستان عزت مآب فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں اس غیر منصفانہ پابندی کو ہٹانے کے سلسلہ میں فوری اور ضروری اقدامات عمل میں لائیں گے اور اس امر کا خاص اہتمام فرمائیں گے کہ مذہبی آزادی کے ضمن میں جماعت احمدیہ سمیت تمام فرقوں اور جماعتوں کے بنیادی حقوق کا پورا پورا احترام کیا جائے۔

(۱) (عبدالستار سوکیہ)
صدر جماعت احمدیہ ماریشس

(۲) (عباس سلطان غوث کلو)
سیکرٹری جماعت احمدیہ ماریشس

آئیوری کوسٹ کے ایک احمدی دوست کا خط

کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کے متعلق پاکستانی اخبارات میں خبر پڑھ کر مجھے بہت زیادہ ملال اور صدمہ ہوا۔ اس کتاب کے مصنف (حضرت مرزا غلام احمدؑ) وہی مسیح ہیں جن کے آنے کی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے وعدے کے رنگ میں خبر دی تھی۔ ہم سب کے لئے آپ کی تحریرات مقدس ہیں اور ہم انہیں اپنی جانوں سے کہیں زیادہ قیمتی سمجھتے ہیں۔ اسی لئے میرے نزدیک یہ اقدام ہمارے مذہب میں براہ راست مداخلت کی حیثیت رکھتا ہے اور یقیناً اس سے خود پاکستان کے آئین کی خلاف ورزی لازم آتی ہے یہ کتاب کوئی حال میں نہیں لکھی گئی۔ پہلی بار یہ آج سے ۶۶ سال قبل شائع ہوئی تھی سابقہ تاریخ گواہ ہے کہ اس کتاب کی وجہ سے کبھی کسی قسم کی مخاصمت رونما نہیں ہوئی۔ ایسی صورت میں آج یکایک کس طرح اسے امن کے لئے خطرہ کا باعث قرار دیا جا سکتا ہے؟ یہ چیز میرے فہم سے یکسر بالا ہے۔ اس کا بجز اس کے اور کوئی مطلب نہیں نکلتا کہ حکومت مغربی پاکستان عیسائیت کو سہارا دے رہی ہے اور اس طرح حق کے متلاشیوں کو حقیقی اسلام قبول کرنے سے محروم کر رہی ہے۔

چنانچہ میں اس ضبطی کے خلاف پُر زور احتجاج کرتا ہوں اور آپ کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ حکومت مغربی پاکستان کے اس ناجائز اور غیر جمہوری فیصلے کو منسوخ فرما دیں۔ یہ فیصلہ اظہار رائے کی آزادی کے منافی ہے اور ہمارے مذہب میں مداخلت کا درجہ رکھتا ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ آپ جنہوں نے ہمیشہ اسلام کے مفادات کی وکالت کی ہے اس معاملے کو ذاتی طور پر اپنے ہاتھ میں لے کر ضبطی کے حکم کو منسوخ فرما دیں گے۔

آپ کا تابعدار ایک افریقی مسلمان بھائی
زُبارِیو بولاجی الولاڈے
(Zubarin Bolaji Alolade)
نصرۃ الدین اسلامیہ سکول - آئیوری کوسٹ
۲۰ مئی ۱۹۶۳ء

جماعت احمدیہ لبنان کا تار

یہ خبر سنکر کہ ہمارے مقدس امام مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر فرمودہ کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی گئی ہے ہم تمام لبنانی احمدیوں کو شدید ملال اور صدمہ ہوا ہے۔ ہم اس غیر دانشمندانہ اور غیر منصفانہ حکم کی پُر زور مخالفت کرتے ہوئے اس کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہیں۔ ہم اپنے مقدس امام کی تمام تصانیف اور تحریرات کو مقدس سمجھتے ہیں۔ یہ اقدام سراسر مذہب میں مداخلت ہے۔ ہم حکومت پاکستان سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس حکم کو فوری طور پر منسوخ قرار دے دے۔

محمد نذر خبانی
منجانب لبنانی ممبران جماعت احمدیہ بیروت

بیروت کے ایک مخلص احمدی دوست کا تار

اس خبر سے مجھے بے انتہا ملال اور صدمہ ہوا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے میرے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ضبط کر لی ہے۔ میں اس غیر دانشمندانہ اور غیر منصفانہ حکم کے خلاف پُر زور احتجاج کرتا ہوں میں حکومت پاکستان سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس حکم کو فوری طور پر واپس لے لے

عارف الصّواف
(Arif Asswaf)
بیروت، لبنان
۲۰ مئی ۱۹۶۳ء

شمالی بورنیو کی ایک احمدی خاتون کا تار

یہ خبر کہ کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی گئی ہے انتہائی طور پر غم واندوہ اور صدمہ کا باعث ہوئی۔ اظہار رائے کی آزادی میں بداخلت پاکستان میں جمہوری اقدار کے لئے ہلاکت آمیز دھکہ کے مترادف ہے میں حکومتِ مغربی پاکستان کے اِس اقدام کے خلاف پُرزور احتجاج کرتی ہوں۔

میمونہ محمد

لابوان (شمالی بورنیو) پوسٹ بکس نمبر ۳۰

احمدیہ مسلم مشن سویڈن کا بحری تار

ہم حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کے خلاف احتجاج کرتے ہیں۔ ازراہ کرم اس حکم پر نظر ثانی فرمائیں

(احمدیہ مسلم مشن سویڈن)

جماعتِ احمدیہ دارالسلام (ٹانگانیکا مشرقی افریقہ) کا تار

یہ سُن کر کہ آپ کی حکومت نے حضرت احمد علیہ السّلام کی کتاب موسومہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی ہے انتہائی ملال اور صدمہ ہوا۔ ہم درخواست کرتے ہیں کہ اِس حکم کو فوری طور پر منسوخ کیا جائے۔

ایف۔ کے۔ لون

پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ دارالسلام۔ ٹانگانیکا۔ ایسٹ افریقہ

کتب کی ضبطی کا حکم ناجائز اور نامناسب ہے

اس حکم کو فوری طور پر واپس لیا جائے سیالکوٹ بار ایسوسی ایشن کے ۵۸ وکلاء کا مطالبہ

سیالکوٹ (بذریعہ ڈاک) سیالکوٹ بار ایسوسی ایشن کے مندرجہ ذیل ممبران نے کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کے تعلق میں حکومتِ مغربی پاکستان کے حکم کو ناجائز اور نامناسب قرار دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ مذکورہ کتاب ۱۸۹۷ء کے بعد سے بار بار شائع ہوتی چلی آرہی ہے۔ ہندوستان کی برطانوی حکومت نے اپنے زمانہ میں اسے عیسائیوں کے لئے قابلِ اعتراض نہ ٹھہرایا۔ یہ عجیب بات ہے کہ اِس کی اشاعتِ اوّل کے ۶۶ سال بعد اب اِس کے خلاف اعتراض اٹھایا گیا ہے۔ یہ کتاب اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک عیسائی (جس نے اسلام سے مرتد ہو کر عیسائیت قبول کی تھی) کے چار سوالوں کے جواب میں لکھی گئی تھی اور خود انجیل کے حوالوں کی رو سے ان کا رد پیش کیا گیا تھا۔

لہٰذا درخواست کی جاتی ہے کہ آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ فکر کے نام پر نیز اسلام کے نام پر جس کے دفاع کی خاطر یہ کتاب لکھی گئی ہے ضبطی کا حکم فی الفور واپس لیا جائے۔

(۱) مسٹر بخت اقبال (۲) مسٹر یوسف خان (۳) مسٹر حامد اسلم (۴) ملک ممتاز حسین صاحب (۵) چوہدری حفیظ احمد صاحب (۶) چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ۔ (۷) خواجہ محمد عظیم صاحب۔ (۸) خواجہ سرفراز احمد صاحب (۹) چوہدری محمد مالک صاحب (۱۰) حاجی محمد سلیم صاحب (۱۱) مسٹر ابوبکر (۱۲) سید ظہور رضوی صاحب (۱۳) شیخ ارشد علی صاحب (۱۴) مسٹر وارث علی (۱۵) سرفراز احمد صاحب (۱۶) عرفان الحق صاحب (۱۷) چوہدری ایم عبداللہ صاحب (۱۸) چوہدری بشیر صاحب (۱۹) خواجہ مشتاق صاحب (۲۰) مسٹر علی احسن (۲۱) چوہدری اعظم صاحب (۲۲) چوہدری محمد اسلم صاحب (۲۳) چوہدری نعیم صاحب (۲۴) سید اقبال حسین بخاری صاحب (۲۵) چوہدری خورشید عالم صاحب چیمہ (۲۶) چوہدری غلام قادر صاحب (۲۷) چوہدری ظہور الٰہی صاحب (۲۸) چوہدری عبدالحفیظ صاحب (۲۹) مرزا سکندر بیگ صاحب (۳۰) مسٹر اسلم اعوان (۳۱) چوہدری محمد علی صاحب وائس پریذیڈنٹ (۳۲) چوہدری محمد ارشد صاحب (۳۳) مسٹر بشیر احمد قریشی (۳۴) چوہدری ناصر احمد صاحب چیمہ (۳۵) چوہدری امان اللہ صاحب باجوہ (۳۶) میاں رفیع الدین صاحب (۳۷) شیخ محمد احمد صاحب (۳۸) چوہدری ناصر احمد صاحب باجوہ (۳۹) چوہدری انوار علی صاحب (۴۰) چوہدری نذر اسلم صاحب (۴۱) چوہدری اسلم باجوہ صاحب (۴۲) محمد لطیف خانی صاحب (۴۳) میاں اسمٰعیل صاحب (۴۴) ایم یٰسین صاحب (۴۵) مسٹر امتیاز علی خان (۴۶) مسٹر انور علی۔ (۴۷) مسٹر محمد یوسف (۴۸) مسٹر غلام رسول I (۴۹) مسٹر داؤد عبدالرحیم صاحب (۵۰) چوہدری محمد یوسف صاحب (۵۱) مسٹر اے۔ رشید (۵۲) مسٹر غلام رسول II (۵۳) ملک سلیمان صاحب (۵۴) مطیع اللہ صاحب (۵۵) مسٹر ایم اے خان (۵۶) خواجہ اسلم پال صاحب (۵۷) مسٹر برکت اللہ (۵۸) شیخ ارشد علی صاحب۔

"میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ کس طرح ایک ۶۶ سالہ پرانی کتاب کو آج یکایک مخاصمت کا آلۂ کار قرار دیا جا سکتا ہے"

سنگاپور کے ایک غیر از جماعت دردمند مسلمان کا مکتوب

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی کتاب کی ضبطی کے خلاف سنگاپور کے ایک غیر از جماعت دردمند مسلمان نے صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی خدمت میں ذیل کا احتجاجی مکتوب ارسال کیا ہے:۔

صدرِ عالی قدر!

مجھے یہاں سنگاپور میں اتفاقیہ طور پر اپنے بعض احمدی دوستوں سے یہ معلوم ہوا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے سلسلۂ احمدیہ کی مشہور و معروف کتابوں میں سے ایک کتاب کو ضبط کر لیا ہے اور وجہ یہ بیان کی ہے کہ اس کے مندرجات اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایسے ہیں کہ جن سے پاکستان میں عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان نقضِ امن کا احتمال ہے۔

میں احمدی نہیں ہوں نہ ہی میں کوئی مذہبی عالم ہوں اس لئے میں پورے طور پر اس کا اہل نہیں ہوں کہ میں حتمی طور پر یہ کہہ سکوں کہ آیا فی الواقعہ کتاب کے مندرجات امن اور خوشحالی کے مفاد کو نقصان پہنچانے والے ہیں۔ تاہم جہاں تک میرے ذاتی علم کا تعلق ہے کتاب میں توحید باری تعالےٰ سے متعلق اسلام کی پیش کردہ تعلیم کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔

میں احمدیوں اور ان کی تحریک سے اچھی طرح واقف ہوں اور جانتا ہوں کہ وہ قانون کی پابندی اور امن کا احترام کرنے والے امن پسند لوگ ہیں اور یہی حال ان کے لٹریچر کا ہے۔ ان حالات میں مَیں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ کس طرح وہ لٹریچر جو گذشتہ ساٹھ سال سے بھی زائد عرصہ سے شائع ہوتا چلا آرہا ہے اور جو عملاً مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان کسی قسم کی منافرت پھیلانے کا موجب نہیں بنا ہے یکایک ایک ایسا آلۂ کار قرار دیا جائے کہ جس سے دو مذاہب کے ماننے والوں میں مخاصمت کی آگ بھڑک سکتی ہو

آج دنیا بھر کے مسلمانوں کی نگاہیں پاکستان کی طرف اٹھتی ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ ایک اسلامی مملکت ہے یعنی ایسی مملکت ہے جو حقیقی معنوں میں اسلامی عقائد اور ثقافت کی علمبردار ہے۔ ان حالات میں قدرتی طور پر ہر شخص یہی توقع کرے گا کہ وہاں اس نوعیت کی کتاب کو بہت پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جانا چاہیئے بالخصوص یہ توقع اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ کتاب توحید باری تعالیٰ سے متعلق عیسائیوں کے اعتراضات کے جواب پر مشتمل ہے۔

اندریں حالات میں صحیح معنوں میں دلی طور پر التجا کرتا ہوں کہ آپ مفاد اسلام کی خاطر اس سارے معاملہ پر نظر ثانی فرمائیں۔

مَیں ہوں جناب والا کا نہایت ہی مخلص

۲۳ مئی ۱۹۶۳ء

ایڈیٹر "فلملاسیا"

۵۰۰ وکٹوریہ سٹریٹ

سنگاپور ۷

تجسمِ خدا کا عقیدہ نئی نسلوں کو عالمگیر الحاد کی طرف دھکیل رہا ہے

مغرب کے ایک عظیم سائنس دان کا عیسائی عقائد پر تبصرہ

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج ؂ نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندوار (المسیح الموعود)

از مکرم شیخ عبد القادر صاحب ۱۱۰ چوبرجی پارک لاہور

مغرب کے چالیس مشہور سائنسدانوں نے ہستی باری تعالےٰ پر سائنسی نقطۂ نگاہ سے چالیس مقالے لکھے ہیں جو کہ ایک کتاب

Enidence of God in an Expandin g universe

کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔ ساتواں مقالہ ماہر عضویات وحیاتی کیمیا والٹر آسکر لنڈبرگ کا ہے۔ عیسائی دنیا میں عالمگیر الحاد کا تجزیہ کرتے ہوئے وہ فرماتے ہیں۔

"سائنس دان اگر سائنسی اصولوں سے وجود باری تعالےٰ کو سمجھنے اور اسے تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں تو اس کے مختلف اسباب ہیں۔ جن میں سے صرف دو کا ذکر یہاں ضروری معلوم ہوتا ہے۔ پہلا سبب تو یہ ہے کہ اکثر ممالک اور بیشتر شہروں میں اجتماعی اداروں، تنظیموں اور حکومتوں نے الحاد اور خدا سے انکار کو بلا دلیل اور اپنی سرکاری حکمت عملی کی حیثیت سے بہ جبر لوگوں پر ٹھونسا ہے اور لوگ انفرادی طور پر اگر مظاہر قدرت میں وجود باری کا جلوہ دیکھتے ہیں تو لادینی حکومت کے عتاب وسزا اور معاشرتی زندگی میں نکو بن جانے کے خوف سے اس کا اعتراف اور برملا اظہار کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے"

الحاد کا دوسرا سبب عیسائیت کی بعض تعلیمات ہیں آگے چلکر لکھتے ہیں:۔

"مثال کے طور پر عیسائیت کی تعلیمات میں نئی نسلوں کے ذہن میں ایک ایسے خدا کا تصور بٹھایا جاتا ہے جس نے انسانوں کا روپ دھار لیا ہے۔ یہ نئی نسل جب سائنسی تحقیقات کے میدان میں آگے بڑھتی ہے۔ تو خدا کے اس بشری مظہر کی الٹی منطق اس کے سائنسی اور منطقی ذہن کو اپیل نہیں کرتی۔ اور جب ان ذہنوں کو خدا کا یہ تصور قبول کرنے پر آمادہ کرنے میں کامیابی نہیں ہوتی اور بالعموم یہی صورت پیش آتی ہے۔ کیونکہ وہاں ساری عمارت تاویلات اور استدلال پر کھڑی کی جاتی ہے۔ جو سائنس کے تجرباتی طریق فکر سے کسی طرح ہم آہنگ نہیں، تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سرے سے وجود باری تعالےٰ کے تصور کو ہی خیرباد کہہ دیا جاتا ہے۔ اور اس سے جو مایوسی اور نفسیاتی ردعمل ہوتا ہے۔ اس کے بعد پھر اس طرح کے کسی تصور کو قبول کرنے کا امکان ہی باقی نہیں رہتا۔"

خدا تعالےٰ کے عرفان کا سائنسی طریقہ کیا ہے لکھتے ہیں:۔

"خدا کے جاننے کا سائنسی طریقہ یہ ہے کہ مظاہر فطرت میں نظم و ترتیب اور اسباب وعلل کی تلاش کیجئے کیونکہ یہی نظم و ترتیب اور اسباب وعلل، ایک ناظم وخالق اور ایک علت العلل خدا کی طرف راہ نمائی کرتے ہیں کیونکہ کائنات میں نظم و ترتیب اور اسباب وعلل کی موجودگی میں ایک ایسی ذات کے وجود سے انکار جو اس سارے کارخانۂ کائنات کو چلانے کا ذمہ دار ہو بالکل بے معنی اور لغو بات ہو جاتی ہے۔"

اسی تسلسل میں پھر تجسم خدا کے عقیدہ پر ناقدانہ نظر ڈالتے ہوئے کہتے ہیں:۔

"جب آدمی خدا کو سمجھنے کا وہ الٹا راستہ چھوڑ دے کہ خدا بھی ایک بشری صفات کی مظہر ذات ہے، اور اس کی بجائے انسان کو وجود باری کی ذات وصفات کا ایک ادنیٰ مظہر سمجھ کر کائنات پر غور کرے۔ تو وہ خدائے بزرگ و برتر کی عظمت و قدرت کا ادراک کرنے کے قابل ہوتا ہے۔" (اقتباسات از اردو ترجمہ "خدا موجود ہے۔")

ان اقتباسات سے یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ مغرب کا علمی طبقہ شرک کی طرف آ رہا ہے۔ انسانی فطرت چونکہ توحید کے معطر خمیر سے گوندھی گئی ہے۔ اس لئے مغرب کی فطرتی پکار وحدہ لاشریک خدائے بزرگ و برتر کی ذات کا تصور ہے۔ جو کہ عیسائیت پیش کرنے سے قاصر ہے۔

انگلستان کے ایک بشپ نے حال ہی میں ایک کتاب

Honest to God

کے نام سے شائع کی ہے۔ جس میں اس نے تجسم خدا۔ الوہیت مسیح۔ تثلیث اور کفارۂ مسیح پر اتنی سخت تنقید کی ہے کہ چرچ بھنا اٹھا ہے۔ اور کتاب کی مقبولیت کا یہ حال ہے کہ اس کا ہر ایڈیشن شائع ہونے کے ساتھ ہی بک جاتا ہے اور کتاب پھر نایاب ہو جاتی ہے۔

عیسائیت پر اسی قسم کی تنقید حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیفات میں کی ہے خصوصاً "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" میں۔ ہم حیران ہیں کہ عیسائی ممالک میں تنقید پر قدغن نہیں۔ اسلامی جمہوریہ میں ایسا کیوں ہے ؎

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے

آپ کی نمائندگی

ہر شخص ہر جگہ پہونچ کر اپنے خیالات سے دوسروں کو واقف نہیں کرا سکتا۔ لیکن اخبار الفضل ایک ایسا ذریعہ ہے۔ جس سے آپ اپنے خیالات کو بہت آسانی سے ہر جگہ پہنچا سکتے ہیں اور جہاں آپ کو رسائی حاصل نہ ہو الفضل آپ کی نمائندگی کر سکتا ہے

— سلسلے —

اخبار الفضل کی اشاعت میں وسعت پیدا کر کے اپنے خیالات کو ہر جگہ پہنچانے کا سامان کیجئے ؎

(منیجر الفضل ربوہ)

جلسہ تقسیم اسناد و انعامات

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی کانووکیشن اور تقریب سالانہ انعامات مورخہ ۹ جون بروز اتوار صبح ساڑھے آٹھ بجے کالج ہال میں منعقد ہوگی۔ سال ۱۹۶۳ء میں بی۔ اے۔ بی۔ ایس سی کی ڈگری حاصل کرنے والے کالج کے طلباء ایک روز قبل ریہرسل کے لئے ربوہ پہنچ جائیں گاؤن اور ہڈ کا انتظام خود طلبہ کریں گے ؎ (پرنسپل)

زمیندار احباب سے ضروری گذارش

از مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال سلسلہ عالیہ احمدیہ

ان دنوں ربیع کی فصل کٹ کر کھلیانوں میں پڑی ہے۔ انشاء اللہ عنقریب زمیندار دوست فصل کا غلہ نکال کر اپنے گھر لے جانے والے ہوں گے۔ اور اپنی کمائی سے تسکین قلب پائیں گے۔ اس موقعہ پر زمیندار احمدی احباب سے گذارش ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے اس حکم کے مطابق عمل کریں کہ واٰتوا حقہ یوم حصادہٖ یعنی فصل کاٹنے کے وقت ہی اللہ تعالیٰ کا حق ادا کر دو۔ ہر ایک احمدی بھائی کو جو زمیندار ہے چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل میں اپنے ذمہ کے چندہ عام وحصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ غلہ گھر لے جانے سے قبل کھلیانوں پر ہی ادا کر دے تا خدا تعالیٰ کی طرف سے اس میں برکت ڈالی جائے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو مال اس کی راہ میں خرچ کیا جائے اس سے کمی واقع نہیں ہوتی۔ بلکہ مال خرچ کرنا مال کو بڑھانے کا موجب ہوا کرتا ہے۔ اور زمیندار احباب کے ایسا کر دینے سے انہیں دوہری تسکین قلب ہوگی۔ جو یقیناً پہلی تسکین قلب سے بہت زیادہ پائیدار اور بر محل ہے افضل ہے ادائیگی چندہ سے مال کی زیادتی کی مثال خدا تعالیٰ نے زمینداروں کے مناسب حال دے کر سمجھایا ہے فرماتا ہے:۔

الذین ینفقون اموالھم
فی سبیل اللہ کمثل حبۃٍ
انبتت سبع سنابل
فی کل سنبلۃ مائۃ
حبۃ واللہ یضعف
لمن یشاء واللہ واسع
علیم۔

ترجمہ:۔ مثال ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مانند مثال ایک دانے کی ہے کہ جو اگاتا ہے سات بالیں اور ہر ایک بال میں سو دانے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ بڑھاتا ہے جس کو چاہتا ہے اس سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ کشائش والا اور جاننے والا ہے۔

زمیندار بھائیوں کا اس مثال کا سمجھنا کوئی مشکل نہیں ہے۔ جبکہ وہ ہر فصل پر خدا تعالیٰ کے فضل کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں کہ تھوڑے سے دانے کھیتوں میں ڈال کر سو سو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ گھروں میں لاتے ہیں۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں دیا ہوا مال ضائع ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی سنت قدیمہ کے ماتحت صحیح نیت کے ساتھ انفاق فی سبیل اللہ کرنے والوں کے مالوں میں برکت نہ ڈالے۔ اور آخر اجر عظیم کے وارث نہ بنائے۔

صحابہ کرامؓ کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں کہ کس طرح انہوں نے اپنے مالوں کو دین الٰہی پر قربان کیا۔ نہ صرف مال بلکہ اپنی جانوں تک کو بھی بے دریغ پیارے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) کے قدموں میں لا ڈالا۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ کی مالی قربانیوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"حضرت ابو بکرؓ صدیق نے ایک سے زیادہ دفعہ اپنا کل گھر بار نثار کیا۔ حتیٰ کہ سوئی تک کو بھی گھر میں نہ رکھا اور ایسا ہی حضرت عمرؓ نے اپنی بساط اور انشراح کے مطابق اور حضرت عثمانؓ نے اپنی طاقت وحیثیت کے مطابق علیٰ ھذا القیاس علیٰ قدر مراتب تمام صحابہ کرامؓ اپنی جانوں اور مالوں سمیت اس دین الٰہی پر قربان ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔"

(منقول از اخبار الحکم جلد ۷ نمبر ۲۵ مجریہ ۱۵ جولائی)

ہاں جو لوگ خدا تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنا موجب ضیاع سمجھتے ہیں۔ ان کے ساتھ خدا تعالیٰ کا بھی ویسا ہی سلوک ہوتا ہے اور کبھی ایسے لوگوں کے لئے وہ مال جو بخل کی وجہ سے خرچ نہ کیا گیا ہو خوشحالی اور اطمینان قلبی کا موجب نہیں بن سکتا۔ بلکہ ان کے مال کے ضیاع کی ایسی صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں جو وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتیں۔ اور وہی مال ان کے لئے وبال جان بن جاتا ہے

پس زمیندار احباب کو لازم ہے کہ وہ اس فصل ربیع پر (کہ ہمارے ملک کے اکثر حصہ میں زمینداروں کی یہی فصل کثرت سے ہوتی ہے) اپنے ذمہ کا چندہ ادا کر کے اپنے اس فرض سے سبکدوش ہو جائیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے دروازے کو اپنے پر کھولنے کے لئے حتی المقدور سامان مہیا کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سلسلہ کی اس خدمت کے متعلق فرمایا:۔

"جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آ جائے گی۔ بلکہ اس کے مال میں برکت ہوگی۔ پس چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں۔ کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے پھر بعد اسکے وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہیں ہوگا۔"

(اشتہار تبلیغ رسالت جلد ۴ صفحہ ۵)

جہاں زمیندار احباب کا فرض ہے کہ وہ کھلیانوں پر ہی چندہ ادا کریں۔ وہاں عہدیداران کو بھی چاہیئے کہ وہ کھلیانوں پر چندہ کی وصولی کا معقول انتظام کریں تاکہ کسی کے لئے یہ عذر نہ ہو کہ ان سے چندہ وصول کرنے کوئی نہیں آیا۔ کیونکہ غلہ جب گھروں میں چلا جاتا ہے اور گھر کی اور ضروریات سامنے آجاتی ہیں تو پھر بعض سے چندہ وصول ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اس وقت اکثر عہدیداران خود بھی فصل میں مصروف ہوں گے۔ اسلئے کہ اگر وہ عدم الفرصتی چندہ کی فراہمی کے لئے کافی وقت نہ دے سکتے ہوں تو مناسب ہوگا کہ جماعت کے مشورہ سے نوراً مخلصین کی تعداد کو بڑھا لیا جائے تا بیک وقت کھلیانوں پر ہی تمام دوستوں سے چندہ وصول ہو سکے۔ چندہ کی وصولی بر وقت اور بر موقع کی جائے تو خاطر خواہ طور پر وصولی ہو سکتی ہے۔ ورنہ جب بعد میں دینے والے کے پاس کچھ نہ رہے گا تو وصولی ہی نہ ہو سکے گی۔ اس لئے زمینداروں سے فصل کے موقع پر ہی چندہ کا مطالبہ کیا جانے

چندہ دہندگان سے بھی گذارش ہے کہ مومن کے لئے چندہ دینے میں اس قسم کا عذر کرنا کہ محصل نہ پہنچا تھا۔ مناسب نہیں۔ کیونکہ ہر احمدی کا اپنا بھی فرض ہے کہ اپنی خوشی سے اہتمام کے ساتھ اپنا چندہ خود ادا کرے اسی طرح چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق بھی عرض ہے کہ سال رواں کے پانچ ماہ گذر رہے ہیں۔ سات مہینوں کے بعد انشاء اللہ العزیز جلسہ سالانہ ہوگا۔ جلسہ سالانہ کا چندہ بھی اس موقع پر ادا کرنے کی سعی فرمادیں تا جلسہ سالانہ سے قبل چندہ جلد وصول ہو کر منتظمین جلسہ سالانہ کے کام میں سہولت ہو

امید ہے احباب اور عہدیداران جماعت ابھی سے جبکہ فصل ربیع آ نکل رہی ہے۔ چندہ کی وصولی کا عزم بالجزم فرمادیں گے۔ اور پیارے آقا کے ارشادات کو عملی جامہ پہنا کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کو حاصل کرنے والوں میں سے ہوں گے

یا رب تو ان کی امداد فرما جو تیرے پیارے دین کی کسی بھی طریق سے امداد کرتے ہیں۔ اور ان پر خوش ہو کہ تیری خوشی کے بغیر کوئی حقیقی خوشی نہیں آمین ثم آمین

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

دعائے مغفرت

مکرم ملک محمد حیات صاحب نسوانہ موضع لوانہ ضلع جھنگ کی پھوپھی محترمہ مرطان بی بی صاحبہ ۱۸ اپریل ۱۹۶۳ء کو وفات پاگئیں ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ بڑی نیک دل تھیں ۱۹۵۹ء میں اپنے بھائی اور بھتیجے کے ساتھ ہی احمدیت قبول کرلی اور اپنے گاؤں میں یہ تینوں افراد پہلے احمدی ہوئے مرحومہ کی اولاد نہ تھی۔ احباب جماعت مرحومہ کے بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(احمد علی ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

دعائے نعم البدل

خاکسار کی بیٹی امۃ الرؤف بعمر سات ماہ ۱۶ اپریل ۶۳ء بروز جمعرات وفات پاگئی انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب کرام صبر جمیل اور نعم البدل کی دعا فرما کر ممنون فرمائیں

عبدالمنان شاہد مربی حال چک ۱۰۷/ ضلع بہاولنگر۔

عیسائیت کے بالمقابل اسلام کا دفاع کرنیوالی کتاب کو ضبط کرنے کے خلاف

مختلف علاقوں کے معززین کی طرف سے پُرزور احتجاج

کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی پر بے چینی اور اضطراب کی لہر دن بدن بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ ہر فرقہ اور ہر مسلک کے مسلمان معززین حکومت کے اس غیر منصفانہ اقدام پر احتجاج کرتے ہوئے کثرت کے ساتھ ذمہ دار حکام تک کو خطوط اور تاروں کے ذریعے اپنے جذبات رنج و الم پہنچا رہے۔ دفتر الفضل میں ایسے پیغامات کی نقول کا تانتا بندھا ہوا ہے، چند ایک خطوط کی نقول درج کی جاتی ہیں:۔

چوہدری حمید اللہ صاحب پلیڈر بی اے ایل ایل بی۔ ممبر یونین کونسل ناروال

حکومت مغربی پاکستان نے کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو ضبط کر کے غیر دانشمندانہ اقدام کیا ہے۔ یہ کتاب عیسائی حکومت کے عہد میں شائع ہوئی۔ اس حکومت نے تو اس کتاب کو قابل اعتراض خیال نہ کیا۔ لیکن ہماری اسلامی حکومت نے اسلام کا دفاع کرنے والی اس عظیم کتاب کو ضبط کر لیا ہے۔

حکومت پاکستان سے التماس ہے کہ اس غیر منصفانہ فیصلہ کو واپس لیا جائے۔

چوہدری حمید اللہ پلیڈر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ ممبر یونین کونسل ناروال

محمد مہدی خانصاحب وکیل سرگودہا

مجھے یہ معلوم کر کے بہت دکھ ہوا کہ کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" حکومت مغربی پاکستان نے ضبط کی ہے یہ کتاب عیسائیوں کے جواب میں عیسائی حکومت کے زمانہ میں شائع ہوئی اور اس کے کئی ایڈیشن اردو انگریزی میں نکلے مگر آج تک اس سے کوئی نفرت پیدا نہ ہوئی اور نہ عیسائیوں نے اسے ضبط کرانے کی کوشش کی اور نہ عیسائی حکومت نے اس کو منافرت انگیز قرار دیا اور پاکستان میں بھی کئی بار شائع ہوئی اور لطف یہ کہ اس کتاب میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو لعنت سے بری قرار دیکر اسلام کی عظمت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت ثابت کی گئی ہے۔ ایسی کتاب کو چھیاسٹھ سال کے بعد ایک اسلامی حکومت کی طرف سے ضبط کرنا یقیناً ایک افسوسناک امر ہے۔ اسلئے میں نہایت ادب سے عرض کروں گا کہ اس کتاب کی ضبطی کے حکم کو واپس لے کر پاکستان کو بدنامی سے بچایا جائے۔

محمد مہدی خان وکیل سرگودھا

چوہدری مراد علی صاحب ممبر یونین کوٹ ضلع سیالکوٹ

پچھلے دنوں حکومت مغربی پاکستان نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی جماعت احمدیہ کا کتابچہ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب ضبط کر لیا ہے۔ حکومت مغربی پاکستان کا یہ فیصلہ سخت غیر منصفانہ اور مذہبی امور میں مداخلت کے مترادف ہے۔ یہ کتاب آج سے ۶۵ برس قبل اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دفاع میں لکھی گئی تھی۔ اس وقت ملک میں پھر سے عیسائیت کا زور ہے۔ اس لئے ایسی کتاب کی اشاعت پہلے سے بھی زیادہ ضروری ہے۔ آپ اس حکم کو جلد واپس لے کر اسلام دوستی کا ثبوت دیں۔ حکومت مغربی پاکستان کے اس غیر منصفانہ فیصلے سے مسلمانوں کو دلی صدمہ پہنچا ہے۔

چوہدری مراد علی۔ ممبر یونین۔ کوٹ آغا۔ ضلع سیالکوٹ۔

چوہدری عنایت اللہ صاحب ممبر یونین کونسل منگولے

یہ خبر ہمارے لئے انتہائی صدمہ اور دلی رنج و غم کا باعث ہے۔ کہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کتاب جو کہ مرزا غلام احمد صاحب بانی جماعت احمدیہ نے عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کے دفاع کے لئے لکھی تھی۔ اور جو کہ عرصہ ۶۵ سال سے شائع شدہ تھی اس کو ضبط کر لیا گیا ہے۔ گورنمنٹ کا یہ رویہ انتہائی عجیب بلکہ سخت غیر منصفانہ اور غیر دانشمندانہ ہے۔ اس وقت جبکہ عیسائیت کا زور ہے ایسی کتاب کو ضبط کر لینا فروغ اسلام میں رکاوٹ کے مترادف ہے۔ لہٰذا اس کتاب کی ضبطی کے حکم کو فوراً واپس لیا جاوے۔

چوہدری عنایت اللہ۔ منگولے
ممبر یونین کونسل

حاجی فیض احمد صاحب ممبر یونین کونسل گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

مجھے یہ سنکر سخت تعجب ہوا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب کی اشاعت کو بند کر دیا ہے۔ یہ کتاب آج ۶۵ برس قبل ایک عیسائی کے مطالبہ پر تحریر کی گئی۔ اس کتاب میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کی بناء پر اس کو ضبط کیا جاتا۔ یہ کتاب متعدد بار شائع ہو چکی ہے اور اس کے کسی حصہ کو بھی کسی نے قابل اعتراض نہ سمجھا۔ اب جبکہ اس ملک میں مسلمانوں کی اپنی حکومت ہے۔ ایسی بےنظیر کتاب پر پابندی عائد کرنا نہ صرف غیر مناسب بلکہ مذہبی امور میں مداخلت ہے۔ لہٰذا گذارش ہے کہ فوری طور پر اس حکم کو واپس لے کر ممنون فرما دیں۔

(حاجی فیض احمد ممبر یونین کونسل گھٹیالیاں حلقہ قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ)

عبدالغنی صاحب چیئرمین کونسل گدیال

مجھے یہ معلوم کر کے کہ حکومت مغربی پاکستان نے بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو ضبط کر لیا ہے۔ سخت رنج اور افسوس ہوا ہے۔ عیسائی پادری اس وقت پورے زور کے ساتھ عیسائیت کی تبلیغ کے لئے کوشاں ہیں ایسے وقت میں ایسی کتاب کو جس سے اسلام کی صداقت ثابت ہوتی ہو بند کرنا غیر دانشمندانہ فعل ہے۔ براہ کرم فوری طور پر اس کتاب کی ضبطی کے حکم کو واپس لیکر ممنون فرما دیں۔

(عبدالغنی چیئرمین یونین کونسل گدیال)

غلام احمد صاحب ممبر یونین کونسل قلعہ صوبا سنگھ

یہ خبر ہمارے لئے انتہائی صدمہ اور دلی رنج و غم کا باعث ہے کہ کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب" جو کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانی جماعت احمدیہ نے عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کے دفاع کے لئے لکھی تھی۔ اور جو کہ ۶۵ سال سے شائع شدہ تھی۔ اس کو ضبط کر لیا ہے گورنمنٹ کا یہ رویہ انتہائی غیر منصفانہ اور غیر دانشمندانہ ہے۔ اس وقت جبکہ عیسائیت کا زور ہے۔ ایسی کتاب کو ضبط کر لینا فروغ اسلام میں رکاوٹ ڈالنے کے مترادف ہے۔ لہٰذا اس کتاب کی ضبطی کے حکم کو فوراً واپس لیا جاوے

غلام احمد ممبر یونین کونسل قلعہ صوبا سنگھ

محمد یوسف صاحب ممبر یونین کونسل قلعہ صوبہ سنگھ

اخبارات کے ذریعے مجھے یہ اطلاع پا کر بہت رنج اور افسوس ہوا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لیا ہے ایسے وقت میں جبکہ پاکستان میں عیسائی مشنریوں کی تبلیغی سرگرمیاں تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہیں۔ اس پرانے کتابچہ کی ضبطی بعید از فہم ہے

نیز ایک مذہبی پیشوا کی کتاب کو ضبط کرنا مذہبی معاملات میں مداخلت کے مترادف ہے اور مذہبی آزادی کے بنیادی حق پر ضرب کاری ہے۔ لہٰذا میری یہ التماس ہے کہ اس حکم کو فوری طور پر واپس لیا جائے۔

محمد یوسف ممبر یونین کونسل

قلعہ صوبا سنگھ

چوہدری سکندر خاں صاحب ممبر یونین کونسل پوہڑی ملیاں ضلع سیالکوٹ

مجھے یہ معلوم کرکے بہت رنج اور افسوس ہوا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کرلی ہے۔ اگر ایک ایسی کتاب کو جو صلح و آشتی اور ہدایت کا پیغام دیتی ہے مذہبی منافرت کی بناء پر ضبط کرلیا جاتا ہے تو عیسائیوں کی اس کتاب کو قابل ضبطی کیوں نہیں سمجھا گیا جس میں ہمارے واجب الاحترام انبیاء کو بٹ مار اور چور تک کہا گیا ہے۔

حکومت مغربی پاکستان سے میری التماس ہے کہ کتاب کی ضبطی کا حکم واپس لے لے۔

چوہدری سکندر خاں۔ ممبر یونین کونسل پوہڑی ملیاں۔ ضلع سیالکوٹ۔

محمد صادق صاحب ممبر یونین کونسل مالوکے

مجھے یہ معلوم کرکے کہ حکومت مغربی پاکستان نے بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو ضبط کرلیا ہے سخت رنج اور افسوس ہوا ہے عیسائی پادری اس وقت پورے زور کے ساتھ عیسائیت کی تبلیغ کے لئے کوشاں ہیں ایسے وقت میں ایسی کتاب کو جس سے اسلام کی صداقت ثابت ہوتی ہو بند کرنا غیر دانشمندانہ فعل ہے براہ کرم فوری طور پر اس کتاب کی ضبطی کے حکم کو واپس لے کر ممنون فرمائیں۔ والسلام

محمد صادق۔ ممبر یونین کونسل مالوکے ۲۴/۵/۶۳

عبد اللہ خاں صاحب ممبر یونین کونسل قلعہ صوبہ سنگھ

ایسے نازک دور میں جب کہ پاکستان میں عیسائیوں مشنریوں نے مسلمانوں کو عیسائی بنانے کی مہم پورے زور شور سے شروع کر رکھی ہے ایک ایسی کتاب کی (سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" مصنفہ جناب مرزا غلام احمد صاحب) ضبطی جس نے نہ صرف عیسائیت کے حملوں کا بہادری سے مقابلہ کیا ہے بلکہ خود عیسائیت کی جڑ پر ضرب کاری لگائی ہے ایک انتہائی غیر دانشمندانہ فعل ہے گورنمنٹ کے اس اقدام سے ہمارے دل سخت مجروح ہوئے ہیں، براہ مہربانی اس نامناسب حکم کو فوراً واپس لیا جائے

عبد اللہ خاں ممبر یونین کونسل حلقہ صوبہ سنگھ

چوہدری بشیر احمد صاحب چیئرمین یونین کونسل قلعہ صوبہ سنگھ ۱۱۱

السلام علیکم

حکومت مغربی پاکستان نے پچھلے دنوں "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو ضبط کرکے نہایت افسوس ناک قدم اٹھایا ہے جو کہ اسلام کی طاقت کو کم کرنے کا موجب ہے یہ کتاب عیسائی دور میں شائع ہوئی تھی اور ۷۰ سال ہوچکے ہیں اس کتاب کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھایا گیا

میں پر زور درخواست کرتا ہوں کہ آپ اسلام کے نام پر اس حکم کو منسوخ کر دلانے کا حکم صادر فرمائیں۔ اور اسلام دوستی کا ثبوت دیں۔

چوہدری بشیر احمد چیئرمین یونین کونسل قلعہ صوبہ سنگھ ۱۱۱

چوہدری غلام رسول صاحب ممبر یونین کونسل تلونڈی بھنڈراں ضلع سیالکوٹ

بانی جماعت احمدیہ کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو ضبط کرکے حکومت مغربی پاکستان نے مذہبی آزادی کے بنیادی حق کو سلب کیا ہے

یہ کتاب سید گھرانے کے ایک معزز فرد کے عیسائی ہوجانے پر لکھی گئی تھی بعد میں یہ کتاب انجمن حمایت اسلام کے اجلاس میں بھی پڑھ کر سنائی گئی

۶۵ سال کے طویل عرصہ میں آج تک یہ کتاب کسی مذہبی منافرت کا باعث نہیں ہوئی۔ ان حالات میں حکومت سے التماس ہے کہ اس نامناسب حکم کو بلا تاخیر واپس لیا جائے۔ فقط

چوہدری غلام رسول ممبر یونین کونسل۔ تلونڈی بھنڈراں ضلع سیالکوٹ

چوہدری عطاء اللہ صاحب ممبر یونین کونسل ۱۱۰

"سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" نامی کتاب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی جماعت احمدیہ نے اسلام کے دفاع کے لئے لکھی تھی اور جیسا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ کتاب تقریباً پون صدی پہلے انگریزی عہد حکومت میں لکھی گئی تھی مگر اس وقت تو انگریز حکومت نے جو کہ عیسائی حکومت کی علمبردار تھی اس کو بند نہ کیا۔ لیکن، آج وہ حکومت جو کہ اسلام کے نام پر حاصل کی گئی۔ ایک ایسی کتاب کو جو کہ عیسائیت کے خلاف تھی ضبط کر رہی ہے۔

یہ حکم سراسر غیر دانشمندانہ ہے اس لئے اس کو فوراً واپس لیا جائے

خاکسار چوہدری عطاء اللہ یونین کونسل نمبر ۱۱۰۔

چوہدری مقصود احمد صاحب ممبر یونین کونسل قلعہ صوبہ سنگھ

مجھے یہ معلوم کرکے کہ حکومت مغربی پاکستان نے بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو ضبط کرلیا ہے سخت رنج اور افسوس ہوا ہے۔ عیسائی پادری اس وقت پورے زور کے ساتھ عیسائیت کی تبلیغ کے لئے کوشاں ہیں ایسے وقت میں ایسی کتاب جس سے اسلام کی صداقت ثابت ہوتی ہے بند کرنا غیر دانشمندانہ ہے براہ کرم فوری طور پر اس کتاب کی ضبطی کے حکم کو واپس لے کر ممنون فرمائیں

چوہدری مقصود احمد ممبر یونین کونسل قلعہ صوبہ سنگھ

چوہدری فتح علی صاحب ممبر یونین کونسل کوٹ

پاکستان وہ ملک ہے جو کہ اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا اگر اس ملک میں اسلامی لٹریچر ضبط کرلیا جائے تو یہ ایک انتہائی غیر دانشمندانہ فعل ہوگا "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" جو کہ عیسائیت کے حملوں کے خلاف اسلام کا بہترین دفاع کرنے کی غرض سے لکھی گئی ایک انتہائی غلط فعل ہے حکومت کو چاہیئے کہ فوراً اس حکم کو واپس لے۔

خاکسار چوہدری فتح علی ممبر یونین کونسل کوٹ ۲۴ مئی ۶۳ء

چوہدری نصر اللہ خاں صاحب چیئرمین یونین کونسل اوکاجچہ

حکومت مغربی پاکستان نے کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو اس بناء پر ضبط کرلیا ہے کہ یہ مذہبی منافرت کا باعث ہے۔ یہ کتاب پہلی بار ۱۸۹۷ء میں شائع ہوئی اور اب تک اس کے آٹھ ایڈیشن شائع ہوچکے ہیں نیز اس کتاب کے تراجم انگریزی اور دیگر زبانوں میں ہوکر بیرونی ممالک میں پھیل چکے ہیں۔

نصف صدی سے زائد عرصہ میں یہ کتاب کہیں بھی اور کسی وقت بھی مذہبی منافرت کا باعث نہیں ہوئی ان حقائق کی روشنی میں کتاب کی ضبطی کا حکم منسوخ کرنے کی درخواست کی جاتی ہے۔

چوہدری نصر اللہ خاں چیئرمین یونین کونسل اوکاجچہ

چوہدری فضل احمد صاحب سربراہ نمبردار ممبر یونین کونسل ۲۲ ضلع سرگودھا

مرزا غلام احمد صاحب قادیان کی اسلام کی تائید میں لکھی گئی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کے متعلق یہ خبر سن کر سخت صدمہ ہوا۔ کہ مغربی پاکستان کی حکومت نے اس قیمتی کتاب کو ضبط کرلیا ہے

یہ کتاب پہلی بار ۱۸۹۷ء میں شائع ہوئی تھی اس کے بعد متعدد دفعہ شائع ہوچکی ہے عیسائی حکومت نے اپنے دور میں اسے ضبط نہ کیا مگر افسوس مسلم حکومت نے آج اس پر پابندی عاید کردی ہے صاف ظاہر ہے۔ یہ اقدام نہایت غیر مدبرانہ اور غیر منصفانہ ہے پس اسلام کے مقدس نام پر آپ سے اپیل کی جاتی ہے کہ فوری طور پر کتاب کی ضبطی کے احکام واپس لے کر اسلام کی تائید فرمادیں اور لاکھوں زخمی دلوں کی دلجوئی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

چوہدری فضل احمد۔ سربراہ نمبردار ممبر یونین کونسل ۲۲ ضلع سرگودھا

بقیہ لیڈر صفحہ ۲ سے آگے

سے وابستہ ہے ایک اور بہت بڑا کام میرے سپرد کیا گیا ہے مجھے پیری مریدی کے لئے اس دنیا میں نہیں لایا گیا اور نہ میرے وجود سے ارشاد و تربیت مقصود ہے معاملہ کچھ اور ہی ہے اور قدرت نے مجھ سے کچھ اور ہی کام لینا ہے ہاں اس ضمن میں جس کو مناسبت ہو وہ یہ بھی فیض حاصل کرے جو کام قدرت نے مجھ سے لینا ہے اس کے مقابلہ میں یہ ارشاد و تربیت کا کام بالکل ہیچ ہے انبیاء علیہم السلام کی دعوت کو ان کے باطنی معاملات کے ساتھ یہی نسبت تھی اگرچہ منصب نبوت ختم ہوچکا ہے لیکن نبوت کے کمالات اور خصائص سے تبعیت کے طور پر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے کامل تابعداروں کو حصہ حاصل ہے

نوٹ:۔ یہ کارخانہ عظیم اور کاردیگر جس کے سامنے پیری مریدی اور تلقین و ارشاد کی کوئی حقیقت نہیں یقیناً اقامتِ دین اور احیائے ملت کے لئے انقلابی جدوجہد ہے۔"

(ہفت روزہ چٹان لاہور ص ۹-۱۰، ۲۷ مئی ۶۳ء)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تصنیف کی ضبطی کے خلاف پُرزور احتجاج

مختلف مقامات کی احمدی تنظیموں کی قراردادیں!

لجنہ اماء اللہ چک ۳۵ جنوبی سرگودھا

ہم جملہ ممبرات لجنہ اماء اللہ چک ۳۵ جنوبی انتہائی رنج و اندوہ کا اظہار کرتی ہیں کہ حکومت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر کے غلط کارروائی کی ہے۔

براہ مہربانی جلد سے جلد ضبطی کے حکم کو منسوخ فرمایا جائے۔

ہم ہیں جملہ ممبرات لجنہ اماء اللہ چک ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا

مجلس انصار اللہ کنری

مجلس انصار اللہ کنری کا یہ اجلاس باتفاق صوبائی حکومت کے اس حکم پر دلی رنج و غم کے ساتھ پُرزور احتجاج کرتا ہے کہ ہم اس حکم کو ایک غیر دانشمندانہ اور سراسر ناجائز اقدام یقین کرتے ہیں۔ جس کے ذریعہ ایک امن پسند جماعت کے لاکھوں افراد کی دلآزاری کر کے ان کے جذبات کو مجروح کیا گیا ہے۔ سراج الدین عیسائی نے چار دل سوالوں میں عیسائی تعلیم کی فوقیت اسلام پر ظاہر کرنے کی کوشش کی تھی۔ جس کے جواب میں بانئے سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایک باغیرت مسلمان کی حیثیت سے عیسائی تعلیم کے مقابل اسلامی تعلیم کی فوقیت صداقت اور حقانیت کا اظہار فرمایا ہے۔

ہم ممبران مجلس انصار اللہ کنری (سندھ) بالاتفاق صوبائی حکومت کے اس حکم کو غیر منصفانہ قرار دیتے ہوئے حکومت پاکستان سے احتجاج کرتے ہیں کہ وہ اس حکم کو فوری طور پر منسوخ کر کے ہمارے اس شدید اضطراب کو دور کرے جو اس حکم کے ذریعہ مذہبی مداخلت کی وجہ سے ہمارے دلوں کو پہنچا ہے۔

جماعت احمدیہ اپنے پیارے آقا خادم اسلام حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قلم سے نکلے ہوئے ایک ایک لفظ کو مقدس جانتے ہیں۔ اس کو ضبط کرنا۔ مداخلت فی الدین ہے جس سے ہمارے مذہبی جذبات شدید مجروح ہیں۔

زعیم انصار اللہ کنری (سندھ)

جماعت احمدیہ چک ۲۷۵ گ ب تحصیل و ضلع لائلپور

ہم ممبران جماعت احمدیہ چک ۲۷۵ گ ب تحصیل و ضلع لائلپور مقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتاب کی ضبطی کے بارے میں حکومت کے غیر دانشمندانہ اور غیر منصفانہ فیصلہ کے خلاف رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ اسلامی حکومت نے ایک ایسی کتاب کو ضبط کیا ہے کہ جس میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اسلام کی سچائی بیان کی گئی ہے اور اسلام پر کئے ہوئے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے

یہ اجلاس حکومت سے اس بارے میں پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ اس فیصلہ کو فوراً واپس لیا جائے

ہم ہیں، ممبران جماعت احمدیہ چک ۲۷۵ گ ب ضلع لائلپور

مجلس خدام الاحمدیہ ڈگری ضلع تھرپارکر

ہم ممبران مجلس خدام الاحمدیہ ڈگری ضلع تھرپارکر حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم کے خلاف جس کی رو سے مقدس بانی سلسلہ احمدیہ کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو ضبط کیا گیا ہے۔ شدید احتجاج اور انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔

آج سے چھیاسٹھ سال قبل چھپی ہوئی کتاب آج کیسے مذہبی منافرت کا باعث ہوئی ہے جس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور جسے عیسائی حکومت نے بھی قابل اعتراض قرار نہ دیا۔ حکومت مغربی پاکستان کا یہ فعل ہماری نظر میں غیر دانشمندانہ ہے۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے اس حکم کو واپس لے۔

ہم ہیں اراکین مجلس خدام الاحمدیہ ڈگری

جماعت احمدیہ جنڈ کے منگولے

ہم حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم کے خلاف جس کی رو سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو ضبط کیا گیا ہے شدید رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور حکومت سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ اس حکم کو فوری طور پر واپس لے لیا جائے

ہم ہیں جملہ ممبران جماعت احمدیہ جنڈ کے منگولے (سیالکوٹ)

جماعت احمدیہ گوہرپور ضلع سیالکوٹ

ہماری مجلس حکومت مغربی پاکستان کے اس غیر منصفانہ اور بے ضرورت حکم کے بارے میں جو کہ اس نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کے متعلق جاری کیا ہے اپنے بے حد رنج و غم کا اظہار کرتی ہے کیونکہ اس سے ہمارے دل چھلنی ہو گئے ہیں حضرت مرزا صاحب نے یہ کتاب اسلام کی تائید میں آج سے ۶۶ سال قبل اس وقت لکھی تھی جب کہ عیسائیت کا سیلاب ہندوستان کی طرف امڈا چلا آ رہا تھا اس کتاب نے نہ صرف اس سیلاب کو روکنے کے لئے ایک مضبوط بند کا کام دیا بلکہ عیسائی ممالک کی ہزاروں لاکھوں روحوں نے اس کے نور سے فیض حاصل کر کے اسلام کو قبول کیا

ہم حکومت کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس حکم پر نظر ثانی کر کے فوری طور پر اس کی منسوخی کا حکم جاری فرمائے

عبدالغنی پریذیڈنٹ گوہرپور

مجلس خدام الاحمدیہ بھڑتانوالہ ضلع سیالکوٹ

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کے متعلق حکومت مغربی پاکستان کے غیر دانشمندانہ اور بے ضرورت حکم کے بارہ میں اپنے نہایت ہی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ فوری طور پر اس نا واجب حکم کو واپس لے کر اپنی اسلام دوستی کا ثبوت دے کیونکہ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے یہ کتاب اسلام کے بارہ میں ایک عیسائی کے سوالات کے جواب میں محض حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی صداقت ثابت کرنے کے لئے آج سے ۶۶ سال قبل لکھی تھی اور اس وقت کی عیسائی حکومت اور عیسائی پبلک کو اس کے متعلق کوئی اعتراض نہیں ہوا اس لئے آج اتنے لمبے عرصہ کے بعد اس کی ضبطی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت اس نہایت ہی اہم معاملہ کی طرف جس نے کہ ہمارے دلوں کو بے حد مجروح کر دیا ہے توجہ فرما کر اور اس کا فوری طور پر تدارک کر کے ہمیں شکریہ کا موقع بہم پہنچائے گی۔

ہم ہیں ممبران مجلس خدام الاحمدیہ بھڑتانوالہ ضلع سیالکوٹ

جماعت احمدیہ خورد تحصیل و ضلع جہلم

ہم اس بات پر خاص تشویش کا اظہار کرتے ہیں کہ کسی غلط فہمی کی بنا پر حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظیم الشان کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو ضبط کر لیا گیا ہے۔

ہم حیران ہیں کہ کس وجہ سے حکومت مغربی پاکستان نے اس کتاب کو ضبط کیا ہے جب کہ اس کتاب میں عیسائیوں کے سوالات کے جوابات دیئے گئے ہیں اور اس میں کسی کی دل شکنی نہیں کی گئی اور اگر یہ

کسی کے مسلمہ عقائد کو پیش کرنے سے اس کی دل شکنی ہوتی ہے تو پھر تو ایمان ہی اٹھ جاتا ہے

ہم حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ جلد از جلد اس فیصلہ کو منسوخ کر کے ہمارے مجروح جذبات کو تسکین بہم پہنچائے

ہم ہیں ممبران جماعت احمدیہ خورد تحصیل و ضلع جہلم۔

مجلس انصار اللہ چکوال

حکومت مغربی پاکستان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو ضبط کر کے ہمیں گہرا صدمہ پہنچایا ہے ایک طرف پاکستان میں یہ آواز اٹھائی جا رہی ہے کہ پاکستان میں عیسائیت زور پکڑتی جا رہی ہے اور دوسری طرف عیسائیت کے رد میں شائع شدہ لٹریچر کو ضبط کیا جا رہا ہے جو کہ جمہوریہ پاکستان کے شایان شان نہیں براہ کرم اس حکم کو واپس لے کر افراد جماعت احمدیہ کی دلی دعائیں لیں۔

(مجلس انصار اللہ چکوال۔)

جماعت احمدیہ باندھی

ہم ممبران جماعت احمدیہ باندھی شہر حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم کے خلاف جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو ضبط کرنے کے سلسلہ میں دیا گیا ہے گہرے رنج و الم کے ساتھ سخت احتجاج کرتے ہیں

ہمیں سخت افسوس ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے ایسا غیر ذمہ دارانہ حکم دیکر دانشمندی کا ثبوت نہیں دیا۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر گورنر صاحب بہادر اس کتاب کی ضبطی کا حکم صادر کرنے سے پیشتر خود کتاب مذکور کا مطالعہ فرما لیتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ یہ تحریر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق کی اسلامی غیرت کا نمونہ ہے اور اس کا سارا مواد قرآن مجید، احادیث صحیحہ و انجیل سے ہی ماخذ ہے۔ ہم حکومت سے پرزور الفاظ میں مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ کتاب کی ضبطی کے حکم پر نظر ثانی کرے۔ (سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

لجنہ اماء اللہ لائل پور

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کا حکم غیر منصفانہ اقدام ہے اور اس کتاب کی ضبطی کے بارے میں جو وجہ بیان کی گئی ہے وہ حقائق پر مبنی نہیں ہے۔

ہماری حکومت نے بغیر سوچے سمجھے اس کتاب کو ضبط کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ لائل پور حکومت سے استدعا کرتی ہیں کہ از راہ کرم وہ اپنے اس حکم کو واپس لے کر جماعت احمدیہ کے لاکھوں مجروح دلوں کا مداوا کرے۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لائل پور

جماعت احمدیہ بستی مسلم شیخاں متصل چک منگلا

ہمیں معلوم ہؤا ہے کہ حکومت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب کے ضبط کئے جانے کا حکم دیا ہے۔ یہ خبر معلوم کر کے بستی مسلم شیخاں کی احمدی جماعت کے سب افراد سخت غم و رنج کا اظہار کرتے ہیں کہ حکومت نے ہمارے جذبات کو سخت مجروح کیا ہے۔

ہم لوگ قوم مسلم شیخ سے تعلق رکھتے ہیں اور عیسائیت وغیرہ چھوڑ کر اسلام میں داخل ہوئے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کی برکت سے عرصہ دو تین سال سے جماعت احمدیہ میں شامل ہیں۔ پہلے ہمیں اسلام کا کچھ پتہ نہیں تھا۔ اس جماعت کے ذریعہ ہمیں صحیح اسلام اور قرآن کا علم حاصل ہؤا ہے۔ اب ہمارے تیس چالیس بچے بچیاں قرآن پاک کا علم حاصل کر چکے ہیں۔ اس سے قبل ہم میں سے کسی فرد کو کلمہ طیبہ بھی نہیں آتا تھا۔ اسلام کا عظیم الشان کام کرنے والے خدائی پہلوان کی کتاب ضبط کر کے حکومت نے کیا حاصل کیا۔

حکومت مہربانی فرما کر اس حکم کو فوری منسوخ فرما کر ہمارے زخمی دلوں کو سہارا دے۔ اگر حکومت اسی طرح اسلام کا لٹریچر ضبط کرتی رہی اور عیسائیت کو فروغ دیتی رہی تو اس کے نتیجہ میں پاکستان کے مسلمان رفتہ رفتہ عیسائیت کی آغوش میں آ جائیں گے پس ہم حکومت سے پر زور اپیل کرتے ہیں کہ اس کتاب کی ضبطی کے حکم کو منسوخ فرما کر عند اللہ ماجور ہو۔

سیکرٹری جماعت احمدیہ بستی مسلم شیخاں متصل چک منگلا ضلع سرگودھا

لجنہ اماء اللہ سرگودھا

لجنہ اماء اللہ سرگودھا بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی پر پر زور احتجاج کرتی ہے۔

ہمارے نزدیک حکومت کا یہ اقدام غیر منصفانہ اور غیر دانشمندانہ ہے۔ یہ کتاب دینِ اسلام کی حفاظت اور عیسائیوں کے جارحانہ حملوں کی مدافعت میں لکھی گئی تھی اور خود عیسائی حکومت نے کبھی اسے منافرت کا باعث نہیں سمجھا۔ آج ایک اسلامی مملکت میں اسلام کی حمایت میں لکھے جانے والے لٹریچر کی اشاعت پر پابندی انتہائی غیر دانشمندی ہے۔

ہم جناب عالی کی خدمت میں گزارش کرتی ہیں کہ اس حکم کو منسوخ فرمائیں۔

سیکرٹری لجنہ سرگودھا

جماعتِ احمدیہ چوہڑ کانہ منڈی

ہم ممبران جماعتِ احمدیہ چوہڑ کانہ منڈی ضلع شیخوپورہ حکومتِ مغربی پاکستان کے اس حکم کے خلاف جس کی رو سے سلسلہ احمدیہ کے مقدس بانی کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ضبط کر لی گئی ہے شدید احتجاج کرتے ہیں۔ یہ حکم قانون کا احترام کرنے والی ایک امن پسند جماعت کے مذہبی معاملات میں ناروا مداخلت کے مترادف ہے۔

ہم ممبران جماعتِ احمدیہ چوہڑ کانہ منڈی نہایت ادب اور پورے زور سے اس حکم کو منسوخ کرنے کی التجا کرتے ہیں۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چوہڑ کانہ منڈی ضلع شیخوپورہ

جماعت احمدیہ حلقہ نہری کوارٹرز لائلپور

جماعت احمدیہ حلقہ نہری کوارٹرز لائل پور کا یہ غیر معمولی اجلاس حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم پر گہرے رنج اور اضطراب کے ساتھ احتجاج کرتا ہے کہ حکومت مذکور نے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی ہے۔

حکومت کا کتاب مذکور کو ضبط کرنا مذہب میں بے جا مداخلت کے مترادف ہے اور نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کے تمام احمدیوں کے دلوں میں اضطراب پیدا کرنے کا موجب ہے۔

ہم حکومت سے پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ کتاب مذکور کی ضبطی کا حکم فی الفور منسوخ کیا جائے۔

وائس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حلقہ نہری کوارٹرز لائل پور

لجنہ اماء اللہ گوہد پور ضلع سیالکوٹ

افسوس کہ وہ کتاب جو عیسائیت کے خطرناک زہر کا تریاق ہے اسے ضبط کر کے ہمارے دل کو مجروح کیا ہے مزید افسوس اس بات کا ہے کہ یہ کتاب عیسائی حکومت میں کئی بار طبع ہوئی ہے اس نے اس کو قابلِ ضبطی نہیں سمجھا مگر موجودہ حکومت نے اس کو ضبط کر کے نہایت غیر دانشمندانہ فیصلہ کیا ہے۔ ہم احمدی مستورات کے دل سخت مجروح ہوئے ہیں لہٰذا التماس ہے کہ گورنمنٹ حکم کی منسوخی کا اعلان فرما کر ہماری دلجوئی فرمائے۔

صدر لجنہ اماء اللہ گوہد پور ضلع سیالکوٹ

جماعت احمدیہ بہلول پور ۱۲۷ ضلع لائل پور

یہ سنکر نہایت افسوس ہؤا کہ گورنمنٹ مغربی پاکستان نے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" پر پابندی عائد کر دی ہے۔

یہ کتاب پچاس سالہ عیسائی دورِ حکومت میں تو دل آزاری کا باعث نہ ہوئی لیکن آج جبکہ مسلمانوں کی حکومت ہے یہ عیسائیوں کی دلآزاری کا باعث بن گئی؟

ممبران جماعت احمدیہ بہلول پور ۱۲۷ ر۔ب تحصیل و ضلع لائلپور حکومت کے مذکورہ اقدام کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے پُر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ کتاب مذکور کی ضبطی کا حکم منسوخ کیا جائے تاکہ تمام دنیا کے احمدیوں کا اضطراب دور ہو اور عیسائیت کی بے جا حوصلہ افزائی نہ ہو۔

ممبران جماعت احمدیہ بہلول پور ۱۲۷ ر۔ب تحصیل و ضلع لائل پور

مجلس خدام الاحمدیہ چکوال

ہماری مجلس حکومتِ مغربی پاکستان کے اس فیصلہ پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ کہ جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کے متعلق کیا ہے۔ یہ کتاب آج سے چھیاسٹھ سال قبل انگریزی عہدِ حکومت میں شائع ہوئی تھی لیکن اس نے بھی اس کو منافرت کا باعث قرار نہیں دیا۔ اور اب اپنی اسلامی حکومت اس کو منافرت کا باعث قرار دے رہی ہے۔ یہ فیصلہ مبنی بر انصاف نہیں ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ چکوال حکومتِ مغربی پاکستان سے اپیل کرتی ہے کہ وہ اپنے ضبطی کے حکم کو منسوخ فرمائے۔

مجلس خدام الاحمدیہ چکوال ضلع جہلم

مجلس خدام الاحمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ

حکومتِ مغربی پاکستان کے اس حکم کے خلاف جس کی رو سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کی تصنیف سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب کو ضبط کیا گیا ہے۔ ہم شدید احتجاج اور انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ یہ کتاب ایک عیسائی لیڈر کے سوالوں کے جواب میں شائع کی گئی تھی اور آج سے چھیاسٹھ سال قبل پہلی بار حکومتِ برطانیہ کے عہدِ حکومت میں شائع ہوئی تھی اس کے بعد بھی کئی ایڈیشن شائع ہوئے لیکن آج تک کسی حکومت نے یہ کتاب ضبط کرنے کے قابل نہ سمجھی لیکن اب گورنمنٹ مغربی پاکستان نے اس کتاب کو ضبط کرنے کا حکم دیکر انتہائی غیر منصفانہ اقدام کیا ہے۔ براہ کرم فوری طور پر اس حکم کو واپس لیا جائے۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ ترگڑی

جماعتِ احمدیہ شاہ مسکین

ہم ممبران جماعت احمدیہ شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ اپنے امام الزمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط ہونے پر نہایت گہرے غم و افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ ایک حکم اسلامی حکومت میں سراسر ناانصافی پر مبنی ہے۔ یہ کتاب ایک عیسائی مناظر کے اعتراضات پر جو اس نے اسلام پر کئے تھے اس کے جواب میں اسلام کی تائید میں آج سے ۶۵ سال قبل شائع ہوئی۔ اور آج تک اس کتاب کے کئی ایڈیشن انگریزی اور اردو میں شائع ہو کر بیرونی ممالک میں پہنچ چکے ہیں اور اس کو پڑھ کر کئی عیسائی اسلام میں داخل ہو چکے ہیں۔

موجودہ دور میں ردِ عیسائیت کے لئے ایسا لٹریچر نہایت مفید اور موزوں تھا۔

یہ کتاب پہلے انگریزی حکومت میں دلآزار نہ سمجھی گئی اور اس نے ضبط کرنے کی ضرورت محسوس نہ کی تھی۔ ہماری اسلامی حکومت نے اسکو کس طرح دل آزار سمجھ کر ضبط کر لیا ہے۔ یہ ضبطی عیسائیت کو فروغ دینے کے مترادف ہے

پس ہم ممبران جماعت احمدیہ شاہ مسکین متعلقہ حکام سے اسلام کے نام پر پُر زور احتجاج کرتے ہوئے التجا کرتے ہیں کہ اس غیر منصفانہ حکم پر نظر ثانی فرما کر منسوخ فرمائیں۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ۔

احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن پشاور

ہم ممبران احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی کتاب "چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی پر شدید احتجاج کرتے ہیں۔ براہ کرم اس فیصلہ پر نظر ثانی کی جائے۔

جنرل سیکرٹری احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن پشاور

درخواست ہائے دعا

محمد اکلم خاں صاحب عرصہ ایک سال سے لبعارضہ سانس بیمار ہیں احمدی بھائیوں بہنوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ خاکسار ابراہیم سکرٹری مال جماعت احمدیہ چوہڑکانہ منڈی ضلع شیخوپورہ

خاکسار کی اہلیہ عموماً بیمار رہتی ہے اس کی صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (ایضاً)

۲۔ چوہدری عنایت محمد صاحب بی اے سابق جاگو وال ضلع گورداسپور حال کورپور ضلع سیالکوٹ آجکل شدید طور پر بیمار ہیں ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے (چوہدری فضل احمد۔ راولپنڈی)

۳۔ میرے لڑکے عزیز خدا محمد کی آنکھ میں چوٹ لگ گئی ہے اس کی شفا یابی کے لئے درخواست دعا ہے علی محمد ایس وی ٹیچر ڈی۔بی۔ہائی سکول ۲۶۹/B براستہ بورے والہ ضلع منٹگمری

۴۔ میری اہلیہ عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بخار کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمادیں۔ عبدالواحد سابق درویش قادیان حال گوجرانوالہ

۵ احباب کرام کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل کیا ہے اور اپریشن کے بعد میری بائیں آنکھ کی بینائی بحال ہوگئی ہے الحمد للہ۔ چالیس دن کے بعد عینک لگانے کے بعد لکھنے پڑھنے کی اجازت ہوگی احباب صحت کاملہ اور دین کی خدمت کرنے کے لئے دعا فرمائیں۔ فتح محمد شر امر گیتا پرکاش بھون جہانگیر ڈھنگی روڈ کراچی!

۶۔ خاکسار انجینئرنگ کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ نمایاں کامیابی عطا کرے نیز میری والدہ صاحبہ لبعارضہ وجع المفاصل ان دنوں سخت بیمار ہیں ان کی کامل شفایابی کے لئے بھی احباب دعا کریں۔ بشیر احمد ۳۳ عمر ہال انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور۔

۷۔ ہماری مجلس خدام الاحمدیہ (انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور) کے سب خدام کا سالانہ امتحان ۱۰ر جون کو شروع ہو رہا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو شاندار کامیابی عطا فرمائے اور سلسلہ کے سچے اور مخلص خادم بنائے۔ منتظم [illegible] مجلس خدام الاحمدیہ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور
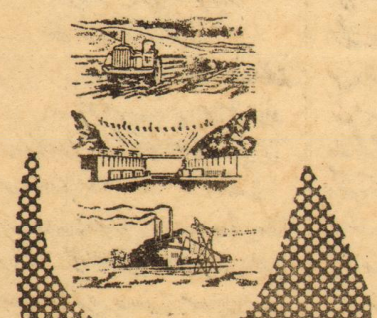
نمبر شمار	برائے	وقت روانگی	نمبر شمار	برائے	وقت روانگی
اپ سروس			ڈاؤن سروس		
۱	لاہور	۵-۰۰	۱	جوہر آباد	۶-۰۰
۲	گوجرانوالہ	۶-۱۵	۲	جوہر آباد	۷-۰۰
۳	لاہور	۶-۴۵	۳	جوہر آباد	۷-۴۵
۴	لاہور	۷-۴۵	۴	سرگودھا میانوالی	۸-۳۰
۵	لائل پور	۸-۳۰	۵	سرگودھا	۹-۰۰
۶	لاہور	۹-۰۰	۶	جوہر آباد	۹-۴۵
۷	لاہور	۹-۴۵	۷	سرگودھا۔دریا خان	۱۰-۴۵
۸	لاہور	۱۰-۴۵	۸	جوہر آباد	۱۰-۴۵
۹	گوجرانوالہ	۱۱-۰۰	۹	جوہر آباد	۱۱-۳۰
۱۰	لاہور	۱۱-۳۰	۱۰	جوہر آباد	۱۲-۰۰
۱۱	لاہور	۱۲-۳۰	۱۱	جوہر آباد	۱۳-۰۰
۱۲	لائل پور	۱۳-۱۵	۱۲	سرگودھا بھیرہ	۱۴-۴۵
۱۳	لاہور	۱۳-۴۵	۱۳	جوہر آباد	۱۴-۴۵
۱۴	لائل پور	۱۴-۱۵	۱۴	جوہر آباد	۱۵-۱۵
۱۵	لاہور	۱۵-۱۵	۱۵	جوہر آباد	۱۶-۰۰
۱۶	گوجرانوالہ	۱۶-۰۰	۱۶	جوہر آباد	۱۶-۴۵
۱۷	لاہور	۱۶-۴۵	۱۷	جوہر آباد	۱۷-۱۵
۱۸	لائل پور	۱۷-۴۵	۱۸	سرگودھا۔بھیرہ	۱۸-۰۰
۱۹	لاہور	۱۸-۳۰	۱۹	سرگودھا	۱۸-۴۵
۲۰	لائل پور	۱۹-۱۵	۲۰	سرگودھا	۱۹-۱۵
			۲۱	سرگودھا میانوالی	۲۰-۰۰
			۲۲	جوہر آباد	۲۰-۳۰
			۲۳	جوہر آباد	۲۱-۰۰
			۲۴	جوہر آباد	۲۲-۳۰

اطراف و جوانب عالم کی جماعتہائے احمدیہ کے احتجاجی مکتوب

بقیہ صفحہ اوّل

جو عیسائیوں نے ساری دنیا میں پھیلا رکھی ہیں اور جن میں ہمارے جان و دل سے عزیز آقا و مولیٰ سیّدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں تک دی گئی ہیں اور آنحضور کی شان اقدس میں گستاخیاں کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی گئی ہے۔

جب اصل صورت حال یہ ہے تو میں نہایت ادب سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ حکومت مغربی پاکستان کو مشورہ دیں کہ وہ اس کتاب کے متعلق اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کرے اور اپنے حکم کو کالعدم قرار دے

شکر گزاری کے جذبات کے ساتھ

میں ہوں انصاف کا طالب

اونگکو حاجی اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن (مجسٹریٹ)

۲۳ مئی ۶۳ء سیگامت، جوہور۔ ملایا

محترم جناب کے، او، سید علی صاحب کولمبو۔ (سیلون) کا مکتوب

معظم و محترم۔ جناب عالی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

. . . . قبل اس کے کہ میں اصل مضمون کی طرف آؤں میں آپ کی توجہ "سیلون ڈیلی نیوز" مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۶۳ء کے منسلکہ تراشے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور جناب کو یاد دلاتا ہوں کہ علی الخصوص پاکستان کی اور بالعموم دنیا کی حالت کو بہتر بنانے کے سلسلہ میں آپ کی مساعی جمیلہ کی کامیابی کیلئے میں ۱۹۶۱ء سے دعائیں کر رہا ہوں

گزشتہ ماہ "مدر انڈیا" نامی رسالہ میرے مطالعہ میں آیا اس میں پاکستان اور تمام دیگر اسلامی ممالک کو ان کے گزشتہ ایک ہزار سال کے افعال و کردار پر بہت کچھ تنقید کر کے ہدف ملامت بنایا گیا ہے یہ تنقید رسالہ مذکور کے اپریل ۶۳ء کے شمارہ میں "HIMALAYAN – HONEYMOON" کے زیر عنوان کی گئی ہے براہ کرم اس کے مناسب جواب کی اشاعت کا جلد اہتمام فرمائیں۔

حالیہ اخبارات سے مجھے یہ معلوم کر کے بہت افسوس ہوا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے کتاب موسومہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی ہے حالانکہ یہ وہ کتاب ہے کہ جو امامنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد علیہ السلام نے اسلام پر عیسائیوں کے الزامات اور اتہامات کے نہایت موثر جواب کے طور پر رقم فرمائی تھی۔ اسلام کے دفاع میں یہ کتاب پہلی بار آج سے ۶۶ برس قبل شائع ہوئی۔ ہر وہ مذہبی شخص جسے اسلام کی صداقت کا پاس ہو وہ اسے قرآن مجید کی تائید میں ایک نہایت قابل قدر کتاب قرار دے گا علی الخصوص موجودہ زمانہ میں جب کہ عیسائی اور بھی زیادہ شدت کے ساتھ اپنے باطل عقائد کو پھیلانے میں مصروف ہیں کیا ہر مسلمان کا فرض یہ نہیں ہے کہ وہ ان کے عقائد کا ردّ پیش کرے اور ان حقائق کو ان کے سامنے رکھے جو اس کتاب میں بیان کئے گئے ہیں اور جنہیں حکومت مغربی پاکستان نے ضبط کرنا ضروری خیال کیا ہے اگر کتاب پر سے پابندی فوری طور پر نہ اٹھائی گئی تو یہ بہت ہی افسوسناک بات ہوگی کیونکہ عیسائیوں کے لگائے ہوئے الزامات کا جواب دینے کی کوئی صورت نہ ہوگی اور رفتہ رفتہ سادہ لوح عوام کے ذہن مسموم ہوتے چلے جائیں گے

اور بھی زیادہ حیران کن بات یہ ہے کہ یہ کتاب آج سے ۶۶ سال پہلے عیسائیوں کے دور حکومت میں شائع کی گئی تھی لیکن عیسائی حکومت کو اسے ضبط کرنے کی جرأت نہ ہو سکی اس کی وجہ یہ تھی کہ اوّل تو عیسائی حکام اس جواب کے آگے عاجز آگئے تھے دوسرے وہ اپنی رعایا کی مذہبی آزادی میں مداخلت کرنا پسند نہ کرتے تھے کتاب ہٰذا کے مصنف حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے ایک علیحدہ تصنیف میں تاجدار برطانیہ ہر میجسٹی ملکہ وکٹوریہ آنجہانی کو بھی مخاطب کر کے حق تبلیغ ادا کیا تھا اور اس میں بھی استدلال کا وہی انداز اختیار فرمایا تھا جو آپ نے کتاب ہٰذا میں فرمایا ہے۔ لیکن ملکہ موصوفہ کو آپ کی اس تحریر پر اعتراض کرنے کی کوئی وجہ نظر نہ آئی لیکن افسوس کہ پاکستان کی اسلامی حکومت نے اس کتاب کو ضبط کرنا ضروری خیال کیا اس اقدام سے اگر دفعۃً دیکھا جائے' تو آپ کی حکومت نے اپنی رعایا کی مذہبی آزادی کو صدمہ پہنچایا ہے . . . . میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ یہ اقدام اشاعت اسلام کے مفاد کے سخت مخالف ہے دنیا کے تمام مسلمانوں میں سے اشاعت اسلام کا فریضہ اس کتاب کے مصنف کے پیروکار ہی بجالا رہے ہیں جسے آپ کی حکومت نے ضبط قرار دے دیا ہے آپ کی حکومت کا یہ اقدام بالفاظ دیگر عیسائیوں کو ترغیب دلانے والا ہے کہ وہ اسلام کے خلاف اور بھی زیادہ پرچار کریں

. . . . . . میں آپ کی خدمت میں بصد التماس عرض کرتا ہوں کہ آپ میری عرضداشت پر ذاتی طور پر خود فیصلہ صادر فرمائیں اور مزید کسی تاخیر کے بغیر کتاب پر سے پابندی اٹھانے کے لئے ضروری اقدامات عمل میں لائیں خدا انصاف کرنے والوں کے ساتھ ہوگا

اللہ تعالےٰ آپ پر اپنا فضل نازل کرے اور آپ کی تمام تمنائیں پوری کرے

میں ہوں آپ کا تابعدار

کے او۔ سید علی

پی۔ او۔ بکس ۱۴۱۴

کولمبو۔ سیلون

۲۲ مئی ۱۹۶۳ء

نوٹ:۔ ہندوستان کے رسالہ "مدر انڈیا" کا شمارہ جس میں مسلمانوں پر گندے الزامات لگائے گئے ہیں ساتھ ہی ارسال خدمت ہے میں اپنی جماعت کے مرکز سے جو پاکستان میں واقع ہے ساتھ ہی یہ درخواست بھی کر رہا ہوں کہ وہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" نامی کتاب کی طرز پر ان الزامات کا نہایت موثر جواب تیار کریں۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس امر کو پسند فرمائیں گے کہ ان الزامات کا کوئی جواب بھی جو سراج الدین والی کتاب سے کم تر نوعیت کا ہو موثر قرار نہیں پا سکے گا۔ لہٰذا میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس . . کا اہتمام فرمائیں کہ ہمارے مرکز کی طرف سے "مدر انڈیا" کا جو . . شائع ہو آپ کی حکومت اس کی راہ میں حائل ہونے کی کوشش نہ کرے۔

(کے۔ او۔ سید علی)

جماعت احمدیہ مانٹریال (کینیڈا) کا مکتوب

مانٹریال (کینیڈا) کی مقامی جماعت احمدیہ کو حکومت مغربی پاکستان کے اس انتہائی غیر منصفانہ اور غیر دانشمندانہ اقدام سے شدید صدمہ پہنچا ہے جس کے تحت اس نے مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ (جنہیں ہم نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود اور مہدی معہود یقین کرتے ہیں) کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی ہے۔ کبھی بھی حکومت کے تصور میں یہ بات نہیں آسکتی کہ وہ ۶۶ سال کا طویل عرصہ گزرنے کے بعد ایک کتاب کو اس فرضی بہانے کی آڑ میں ضبط کرلے کہ یہ اہل ملک کے مختلف حصوں اور طبقوں میں

منافرت پھیلانے کا موجب بن سکتی ہے۔ ایسا اقدام کر کے حکومت مغربی پاکستان نے ہمارے جذبات کو اس درجہ مجروح کیا ہے کہ الفاظ میں ہمارے رنج و غم اور درد و الم کی گہرائی بیان ہی نہیں ہو سکتی۔ ہم ایسے یکطرفہ اقدام کے خلاف پُرزور احتجاج کرتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ یہ حکم فوری طور پر واپس لیا جائے

صدر جماعت احمدیہ مانٹریال کینیڈا

۲۲۶۵ – بیلیر وکورٹ۔ سینٹ لوران

مانٹریال – 9 (پی۔ کیو)۔ کینیڈا

غانا کے تبلیغی حالات پر لیکچر

آج مورخہ ۲۹ مئی ۶۳ء بروز بدھ بعد نماز مغرب الحاج مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم اور الحاج مرزا لطف الرحمٰن صاحب غانا میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر تقاریر فرمائیں گے۔ (مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

میں مسلمان ہونے کی حیثیت سے درخواست کرتا ہوں کہ ضبطی کے حکم کو فوری طور پر واپس لیا جائے

محترم شیخ محمد حسین صاحب بھنڈاری ممبر صوبائی اسمبلی کا مکتوب

مغربی پاکستان اسمبلی کے رکن صدر انجمن اسلامیہ وچیئرمین ٹاؤن کمیٹی ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ محترم شیخ محمد حسین صاحب بھنڈاری نے گورنر مغربی پاکستان محترم ملک امیر محمد خان صاحب کی خدمت میں ذیل کا مکتوب ارسال کیا ہے۔

جناب عالی! السلام علیکم

اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے جماعت احمدیہ کے بانی جناب مرزا غلام احمد صاحب کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی ہے اس کتاب میں ایک عیسائی کے اسلام پر کئے گئے اعتراضات کا جواب ہے۔ یہ کتاب قریباً ستر سال سے شائع ہو رہی ہے۔ ہندوستان کی سابقہ عیسائی حکومت نے بھی اسے قابل اعتراض نہیں سمجھا ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے میں درخواست کرتا ہوں کہ مہربانی سے اس کتاب کی ضبطی کے احکام جلد از جلد واپس لے کر ممنون فرمائیں۔ خاکسار شیخ محمد حسین بھنڈاری ایم۔ پی۔ اے

صدر انجمن اسلامیہ چیئرمین ٹاؤن کمیٹی۔ ایمن آباد۔ ضلع گوجرانوالہ

درخواست دُعا

از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ

برادرم مکرم نذیر احمد صاحب ڈار ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس ٹانگانیکا مشرقی افریقہ حال کراچی کے صاحبزادے عزیز عبد السلام کا دل کا اپریشن مورخہ ۳۰ مئی کو ہو رہا ہے۔ اپریشن ماہر امریکی ڈاکٹر کریں گے۔ جو آج کل دورہ پر پاکستان آئے ہوئے ہیں۔

میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد صحابہ حضرت مسیح موعودؑ درویشان قادیان اور تمام دیگر احباب جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ ان ایام میں خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپریشن کامیاب ہو اور اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو کامل و عاجل صحت اور عمر دراز عطا فرمائے۔ آمین